رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

یھدی اللہ لنورہ من یشآء

نور

دارالامان قادیان ضلع گورداسپور

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

جلد ۱۸

نمبر ۱۶

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپیہ (۳)
" ششماہی " ایکروپیہ بارہ آنہ (۱۲/ ۱)
" سالانہ سرپرستوں سے دس روپیہ (۱۰)
" " امراء سے پانچروپیہ (۵)
" " ممالک غیر سے ۵ شلنگ

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیاں ا...
اور دیگر مذاہب پر اسکی فو...
(۲) سکھوں اور آریوں ...
اسلام کے اہم فرائض ...
(۳) دیگر مذاہب کے ح...
صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم کر...

KHILAFAT LIBRARY

نور کی خبر لو

تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو اس پر آشوب زمانہ میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو کما حقہ ادا کر رہا ہے۔ اس کی عمدہ لکھائی چھپائی کاغذ مضامین کو دیکھکر شاید آپ میں سے اکثروں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہوگا۔ کہ اس کی اشاعت ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہوگی۔ سو آج میں اس حقیقت کو ناظرین کی سامنے بے نقاب کرتا ہوں۔ کہ نور ۶۰۰ چھپتا ہے ۲۵ کاپیاں دفتر میں فائل کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ ۸۰ کاپیاں اخبارات کے تبادلہ میں جاتی ہیں۔ باقی ۴۹۵ خریداروں کے نام لاکھہ کوشش کرو۔ انمیں سے ۸۰ یا ۹۰ ایسے ہیں جنہیں نادہندہ کہیں یا وعدہ شکن یا بے وفا بہرحال وہ کچھ ہیں۔ ہیں باقی لے دیکر صرف ۴۰۰ قیمت ادا کرنے والے رہجاتے ہیں جن کی قیمت ایکہزار دو سو بنتی ہے۔ برخلاف اس کے ذرا نور کے موجودہ ماہواری اخراجات پر نظر ڈالئے۔ قیمت کاغذ ۳۰ لکھائی ۲۴ طباعت ۱۶ ٹکٹ ۲۰ الاؤنس دفتری ۸ الاؤنس محرر ۱۰ کرایہ دفترو سٹیشنری ۲ متفرق ۳ امرتسر سے قادیان تک کرایہ بلٹی وغیرہ ۲ جملہ ایک سو سات روپے ماہوار اور اگر ایڈیٹر کا خرچ بھی جو رات دن سر پر شروں کی طرح لگا رہتا ہے۔ اور جس پر بفضل خدا ایک بڑے بھاری کنبہ کا بوجھ ہے۔ اور دس آدمی صبح وشام کھانے والے ہیں۔ کم از کم ۵۰ ماہوار بھی شامل کرلیا جائے تو پھر ماہانہ ۱۵۷ ماہوار یا ایکہزار آٹھ سو چوراسی روپے سالانہ اور بالمقابل اس کے آمدن صرف بارہ صد روپیہ سالانہ گویا دوسرے الفاظ میں چھ سو چوراسی روپے نقصان حالانکہ ہر ایک پہلو میں کفایت شعاری کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ اور پھر یہ حالت ہے۔ ایسے مجاہد اور غازی پرچہ جس کے کارنامے نمایاں کے غیر تک معترف ہوں اور اس نے اغیار کی ذہنیت تک کو بدلدیا ہو۔ اس سے قوم کی عدم توجہ کی یہ حالت ہو کہ مالی مشکلات کی وجہ سے مالک جناب ایک رات بھی آرام کی نیند نہ سو سکے کیا زندہ قوم کی یہی علامت ہے نور کی لکھائی چھپائی ترتیب مضامین آپکے سامنے ہے۔ آریوں اور سکھوں کی طرف سے بذریعہ اخبار اشتہار جسقدر اعتراضات ہوتے ہیں۔ نور ان سب اعتراضات کا نہ صرف معقولیت کے ساتھ جواب ہی دیتا ہے بلکہ اسلام کا روشن چہرہ مخالفین کے سامنے پیش کرکے انہیں اسلام کا گرویدہ بناتا ہے۔ چنانچہ نور کو یہ بجا فخر ہے کہ وہ باوجود اپنے محدود وسائل کے پھر بھی اکثر معاندین اسلام کی ذہنیت کو بدل چکا ہے اور اس غبار آلود زمانہ میں جبکہ کفر اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ ایسے پرچوں کی جسقدر ضرورت ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ لہذا دوستوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس نازک وقت میں ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کی اعانت کے لئے فی الفور آگے بڑھیں جسکی مدد کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ہر ایک خریدار ایک ایک نیا خریدار بھی پیدا کردے۔ تو نور کی مالی مشکلات کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر طے ہو سکتا ہے۔ بھلا ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے نور کے وہ کون سے خریدار ہوں گے جن کے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور جیسے مجاہد پرچہ کی خریداری کے لئے کہا جائے اور وہ انکار کردیں صرف توجہ اور ہمت کی ضرورت ہے۔

دوستو! اگر آپ اشدھی اور سنگھٹن کی طغیانی کو تہ نشین دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ نور کی مدد کو بڑھو ورنہ اگر ہم اب بھی ہوش نہیں کریں گے۔ تو خدا جانے ہمیں کیا کچھ دیکھنا پڑے خدا کے لئے اب اس سستی کو ترک کرو اور اپنی ہمت کا ایسا ثبوت دو کہ میں دوسرے پرچہ میں بیسوں نہیں سینکڑوں معاونین نور کے نام پیش کرسکوں۔ جسے دیکھکر دشمن کی ہمت ٹوٹ جائے اور نور پہلے سے بھی زیادہ دم خم کے ساتھ جہاں ایک طرف مخالفین کے اعتراضوں کا دنداں شکن جواب دے وہاں دوسری طرف ان کے سامنے اسلام کا منور چہرہ پیش کرکے انہیں اسلام کا والہ و شیدا بنا سکے۔ آمین

باہتمام شیخ عبدالمجید پرنٹر روز بازار الیکٹرک پریس مالیاں والا امرتسر میں چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور سے شایع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

زندگی چاہتے ہو یا موت

میں نے اپنے گذشتہ مضمون میں یہ بتلایا تھا۔ کہ اسوقت ہندوستان کی مسلم دنیا جس نازک اور پُر آشوب حالت سے گذر رہی ہے۔ وہ بہت تشویش انگیز ہے۔ اور اگر ہندوستان کے مسلمان ہندوستان میں باوقار زندگی بسر کرنے کے متمنی ہیں۔ تو انہیں اپنی سب طاقتیں تبلیغ اسلام کے نقطہ پر جمع کر دینی چاہئیں۔ اب رہا یہ سوال کہ ہندوستان میں تبلیغ کے کون سے ذرائع زیادہ موثر ہو سکتے ہیں اور کن اقوام میں تبلیغ زیادہ بار آور بن سکتی ہے۔ سو اسکے لئے آپ ذرا توجہ سے سُنیں۔

(۱) اگر ہم ہندوستان میں اسلام کا شاندار مستقبل دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے اول مسلمانوں کے جس قدر فرقے ہیں۔ انہیں اس پوائنٹ پر آنا پڑے گا۔ کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے اپنی باہمی سول وار کو بند کر دیں۔ اس سول وار نے مسلمانوں کو جسقدر تباہ و برباد کیا۔ اس نے اغیار کی نظروں میں ہمارے وقار کو بالکل کھو دیا۔ اور اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے تو رہا سہا بھرم بھی رخصت ہونے کو ہی۔

(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ کے لئے ہم سب ایک ہو کر ایک دوسرے کے ممد و معاون بن جائیں۔ اور غیر مذاہب والوں کو مسلمان بناتے وقت فرقہ بندی کے عقائد کو کوئی دخل نہ دیا جائے۔ صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک ہی رہنے دیا جائے۔

(۳) مسلمان ہونے کے بعد اگر کوئی نو مسلم کسی خاص گروہ یا فرقہ سے اپنا تعلق رکھنا چاہے تو اس کے اس فعل کو نہ تو بُرا سمجھا جائے۔ اور نہ اس کے راستہ میں کوئی روک پیدا کی جائے۔ اُسے پورا حق ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مسلمان ہونے کے بعد جس گروہ سے بھی چاہے۔ اپنے آپ کو آزادی سے منسوب کر سکے۔

(۴) اب رہا یہ امر کہ ہماری تبلیغ کن اقوام میں زیادہ موثر ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے سکھ اور بر نامی کبھی نظر انداز نہیں کئے جا سکتے۔ نور قریباً پندرہ سولہ سال سے جس حسن و خوبی کے ساتھ سکھوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لا رہا ہے۔ آج دشمن بھی اسکے معترف ہیں۔ مگر دوستوں نے اس طرف چنداں توجہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اگر سمجھتے اور نور کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیتے اور اپنی گرہ سے چندہ ادا کر کے سکھ لیڈروں سکھ لائیبریریوں اور سکھ سکولوں میں کم از کم پانصد پرچے جاری کروا دیتے تو آج سکھوں کی ذہنیت ہی بفضل خدا بالکل بدلی ہوئی ہوتی۔ اگر اب بھی درد مند دل توجہ کریں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ بر نامیوں کے متعلق بھی دوست نور کے گذشتہ نمبر میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ یہ لوگ بھی اسلام کے کسقدر قریب ہیں۔

(۵) پھر ہندوستان میں اچھوت اقوام میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ نور آج سے نہیں۔ بلکہ سولہ سال سے قوم کو اسطرف توجہ دلا رہا ہے۔ اور اگر قوم اس وقت توجہ کرتی۔ تو صرف یہی نہیں۔ کہ انہیں تبلیغ بہت سستے داموں ہو سکتی۔ بلکہ آج ہندوستان میں مسلمانوں کو بھی ان خطرناک حالات سے دو چار نہ ہونا پڑتا۔ خیر اب گذشتہ کوتاہیوں پر افسوس کرنیکا چنداں فائدہ نہیں۔ ضرورت ہے کہ اب ان کی کماحقہ تلافی کی جائے۔ اچھوت اقوام اس لئے زیادہ توجہ کے قابل ہیں۔ کہ اعلیٰ ہندو کہلانے والے انہیں حیوانوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ اور زیادہ دیر کیلئے مسلمانوں کا اچھوتوں کو انکی اس حالت پر رہنے دینا گویا انسانیت کی ہتک کروانا اور اشرف المخلوقات کی تخصیص کو مٹی میں ملانا ہے۔ یہ اچھوت اقوام اعلےٰ ہندو کہلانے والوں کے سلوک سے بہت تنگ ہیں۔ اگر حکمت سے کام کیا جائے۔ تو ان میں بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ باقی رہا یہ کہ ان میں تبلیغ کے لئے کون سے ذرائع زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) ہمیں ان اقوام میں خاموشی سے کام کرنا چاہیئے۔

(۲) اکیلے دوکیلے میں تبلیغ کی بجائے یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ کہ ان اقوام کے مکھیوں یا لیڈروں سے تبلیغی راہ و رسم پیدا کی جائے۔ اور انکے ذہن نشین کیا جائے کہ جب تک ہندوؤں کے گرنتھوں میں شودروں کی تخصیص اور تفریق موجود ہے۔ تب تک ہندو مذہب میں تمہارے لئے سوائے شودر رہنے کے اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہاں یہ شودرپن کی لعنت کا طوق صرف حلقہ اسلام میں آنے سے ہی دور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں کوئی شودر اور اچھوت نہیں۔ جس کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم میں وہی مکرم ہے۔ جو (زیادہ) پرہیزگار ہے۔ انکے مکھیوں اور چودہریوں کے خیالات کے بدلنے کا یہ نتیجہ ہو گا۔ کہ گویا ہم نے ایک قوم کے خیالات کو بدل دیا۔ کیونکہ یہ کہلانے والی اچھوت اقوام اپنے چودہریوں یا مکھیوں کے بہت زیر اثر ہوتے ہیں

(۳) اچھوت اقوام میں تبلیغ کرتے وقت کبھی ان امور کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ نہ تو خوشی میں آ کر ان سے ایسے دور از طاقت وعدے کر بیٹھو۔ جن کا پورا کرنا تمہارے لئے بعد میں بہت مشکل ہو جائے۔ اور نہ ہی انکے سامنے مایوس کُن خیالات رکھو۔ کہ جس سے انہیں اپنا مستقبل بجائے شاندار کے دھندلا نظر آئے۔

(۴) ایسی فضاء پیدا کرو۔ کہ کوئی نو مسلم مسلمان ہونے کے بعد اجنبیت کو بھول جائے۔ اور اس کا دل پکار اُٹھے کہ میں غیروں میں نہیں۔ بلکہ اپنے ایسے ہمدردوں میں آیا ہوں۔ کہ جن سے بڑھ کر میرے لئے اس نیلگوں آسمان کے نیچے اور کوئی ہمدرد نہیں ہو سکتے۔ نو مسلموں پر پورا پورا بھروسہ کرو۔ وہ بے زر بے در بے گھر بے پر ہوتے ہیں۔ ہماری ہر ایک حرکت ان نو واردوں کے قلوب پر ایک خاص اثر ڈالتی ہے۔ اگر ہم ہندوستان میں اسلام کا مستقبل شاندار دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ نو مسلموں کے لئے بہترین ہمدردی کی فضاء پیدا کرو۔ پھر دیکھو کہ کس طرح کھچے چلے آتے ہیں۔ بے شک دلائل عمدہ چیز ہیں۔ مگر جب تک عمل نہیں دلائل بے مغز قشر ہیں۔ خوش قسمتی سے یہ مضمون لکھنے والا بھی نو مسلم کہلاتا ہے۔ لہذا کسی کو یہ دھوکا نہ ہونا چاہیئے۔ کہ میں اپنے لئے کچھ چاہ رہا ہوں۔ میں اسقدر مراحل طے کر چکا ہوں۔ کہ اب تکلیف یا آسائش میرے احساس پر چنداں اثر نہیں ڈال سکتی ؎ چشم من بسیا این خواب پریشاں دیدہ است

اللہ تعالےٰ نے جب بھی مجھے توفیق دی ہے۔ میں نے اپنی طرف سے نومسلم کی دلجوئی اور حسن سلوک سے بہت خوشی محسوس کی ہے۔ دنیا میں اولاد سے بڑھ کر کوئی عزیز چیز نہیں ہوتی۔ اور یہ ایک فطرتی تقاضہ ہے۔ مینے اپنی لڑکی کے لئے بھی نومسلم سے رشتہ کو ہی ترجیح دی۔ حالانکہ اگر میں چاہتا تو میرے لئے کسی امیر کے ہاں رشتہ کرنا کچھ بھی مشکل نہیں تھا۔ بلکہ میں کئی عمدہ مواقع سے عمداً بے التفاتی کا اظہار کر چکا تھا۔ مینے اپنے لخت جگر کی شادی کے لئے محض اسلام کی ترقی اور بہتری کی خاطر صرف اس شخص کو ترجیح دی جس کی جائداد صرف اس کا ایمان ہے۔ پھر لوگ حق مہر کی رقوم ہزاروں تک لے جاتے ہیں۔ مگر مینے وہی حق مہر رکھا۔ جس کو ادا کرنے والے نے پسند کیا۔ بعض لوگوں نے مجھے کہا۔ کہ یہ حق مہر قلیل اور آپ کی شان سے بعید ہے۔ مگر مینے یہی کہا۔ کہ میری شان اسلام کی شان کے ساتھ ہے۔ اور الحمد للہ کہ اس سے اسلام کی شان بڑھتی ہے۔ اور جس پر میرے جیسے کروڑوں کی شانیں قربان ہو جانی چاہئیں۔ اگر میری کوئی اور لڑکی ہوتی۔ تو اس کے لئے بھی میں کسی نومسلم کو ہی ترجیح دیتا۔

سو اگر مسلمان ہندوستان میں اسلام کی شان وشوکت کے متمنی ہیں۔ تو انہیں کبھی اس سوال کو نظر انداز نہیں کرنا ہوگا۔ کہ وہ نومسلموں کے لئے بہترین گرد ہوائی پیدا کریں۔ بے شک ایک نومسلم کے ساتھ رشتہ جوڑنے میں بادی النظر میں انہیں بہت حد تک قربانی سے کام لینا پڑے گا۔ کیونکہ ایک نومسلم جس کے لواحقین اس کی جان کے لاگو بن جاتے ہیں۔ اور آبائی جائداد سے اسے ایک کوڑی دینے کے بھی روادار نہیں ہوتے۔ اس کی جائداد اس کا ایمان ہی ہے۔ اگر کسی مسلمان کا ایک بچہ ہے۔ تو نومسلم کے ساتھ رشتہ کر کے اسے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ میرا ایک دوسرا بچہ ہے۔ جس طرح جسمانی بچہ کوئی جائداد لیکر نہیں آتا۔ اسیطرح یہ نسبتی بچہ بھی کوئی جائداد نہیں لاسکا مگر اس کے نتیجہ میں آپ دیکھیں گے۔ کہ اسلام کس سرعت کے ساتھ ہندوستان میں ترقی کرتا ہے۔ اور نصف صدی کے اندر اندر ہی اسلام کفر پر چھا جائیگا۔ اگر مسلمان یہ نہیں کرینگے۔ تو پھر وہ ہندوستان میں اسلام کی ترقی اور شان کے راستہ میں سخت روک ہونگے۔ نہ صرف روک ہی بلکہ خود اپنی اس کراٹیہ کی شرافت اور موہوم شان وشوکت کو بھی سخت خطرہ میں ڈال لینگے۔ کیونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کے متعلق وطنی دوستوں کے جو ناپاک ارادے ہیں۔ آج وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ آج سے کچھ صدیاں قبل ہسپانیہ میں بھی بڑے شان وشوکت والے مسلمان تھے۔ صاحب اقتدار اور حکمران تھے۔ ہم نوان کی نسبت نہایت پستی کی حالت میں ہیں۔ ان کی شان وشوکت کہاں گئی۔ اپنے دلوں سے اس فرضی اور وہمی شان وشوکت کو نکالدو اسلام کے لئے قربانی کرو آج اسلام ہم سے تن۔ من۔ دھن کی قربانی چاہتا ہے۔

ہماری شوکت اسلام کی شوکت کے ساتھ ہے۔

ہماری بڑائی اسلام کی بڑائی کے ساتھ ہے۔

ہماری شرافت اسلام کی شرافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اگر ہندوستان میں ہماری سستی کیوجہ سے خدانخواستہ اسلام کی رفعت کو چشم زخم پہنچ گیا۔ تو یاد رکھو اس ہندوستان میں ہماری قیمت ایک کوڑی بھی نہیں رہے گی۔ سو آگے بڑھو۔ آج اسلام ہم سے ہر قسم کی قربانی کا خواہشمند ہے۔ تو آؤ اپنی خواہش کو قربان کر کے اسلام کی اس خواہش کو پورا کردو۔ کیونکہ اسلام کی خواہش پوری ہونے میں ہی ہمارا بھلا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

لاہور کے فساد پر ایک نظر

کہا جاتا ہے۔ کہ ایک عورت نے کسی مسلم راہ گذر پر پانی پھینکا۔ اور جس پر پانی پھینکا گیا۔ اس نے کشمکش کی صورت اختیار کر لی۔ اسی پر ہی لاہور میں یہ طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ ایسے واقعات دنیا میں روزانہ بیسیوں نہیں سینکڑوں ہوا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ ایسے معاملات کو کبھی انفرادی حیثیت سے زیادہ وقعت نہیں دی گئی۔ مگر صرف اس ایک چنگاری نے تمام لاہور کے امن کو تباہ و برباد کر دیا۔ سکھوں نے ۳ مئی کی رات کو ۹ بجے باؤلی صاحب میں جلسہ کیا۔ اور رات کے ۹ بجے بے خبر مسلمانوں پر کرپانیں اور لاٹھیں لیکر چڑھ دوڑے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ وہ دنیا نے دیکھ لیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی طرف سے کسی کو زدوکوب کرنے کے لئے صرف یہی وجہ کافی سمجھی گئی۔ کہ وہ ہندو یا مسلمان ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا ہم جیا تہذیب اور انسانیت اس پر برسوں ماتم کرے گی۔ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ ہندوستانی سوراج حاصل کرنے کے ہرگز قابل نہیں۔ اور اگر انگریزوں کا سایہ ہندوستان سے اٹھ جائے۔ تو ان لوگوں کی درندگی اور وحشت ہندوستان کی اینٹ سے اینٹ کھڑکا دے۔

سکھوں نے اپنے وقار کو کھو دیا

اس سے قبل جب کبھی ہندو مسلمانوں میں چپقلش پیدا ہوئی۔ تو سکھوں نے نہ صرف بغیر جانبداری کا ہی ثبوت دیا۔ بلکہ بسا اوقات باہمی صلح صفائی کے لئے ہی عمدہ فضا پیدا کرنے کی کوشش کی اور ان کی یہ مساعی جمیلہ ہمیشہ مسلمانوں سے خراج تحسین حاصل کرتی رہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب بدقسمتی سے سکھوں میں معقول پسند دوراندیش لیڈروں کا قحط ہو رہا ہے۔ ورنہ لاہور میں سکھوں سے جو کچھ سرزد ہوا۔ ایسا کبھی نہ ہوتا۔ وہاں سکھوں نے رات کے ۹ بجے بے خبر مسلمانوں کو کرپانوں سے ذبح اور مجروح کر کے جس نمونے کا ثبوت دیا۔ اس نے سکھوں کے وقار کو بلاشبہ ایک بہت زبردست ضرب لگائی ہے۔ تین یا چار مسلمانوں کے مارے جانے سے مسلمانوں کی آبادی پر کوئی خاص کمی واقعہ نہیں ہوسکتی۔ مگر اس کے مقابلہ میں سکھوں کے بھرم کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کی تلافی ہوتی ہوتی ہی ہوگی۔ اس نے سکھوں کے ستیہ گرہ سے بھی پردہ اٹھا دیا ہے۔ اور لوگ اسبات کو بہتر سمجھنے لگے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں سکھوں کا ستیہ گرہ اختیار کرنا کچھ اور ہی معنے رکھتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف موقع پانے پر انکا مذہبی اور پوتر کہلانے والا ہتھیار کرپان اسی طرح نہتی مخلوق کے ذبح کرنے میں خون آلود ہوسکتا ہے۔ جس طرح کہ کوئی اور خطرناک اوزار

کرپان کا ناجائز استعمال

لاہور میں جس بے دردی کے ساتھ سکھوں نے کرپان

KHILAFAT LIBRARY

کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ کو اس بات پر غور کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کے سامنے اس معقول سوال کو رکھیں۔ کہ یا تو سکھوں کی کرپانیں ضبط کی جائیں۔ اور یا پھر مسلمانوں کو بھی تلواریں رکھنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اور جب تک گورنمنٹ اس کے لئے کوئی معقول فیصلہ نہیں کرتی مسلم لیڈروں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ انہیں اپنی حفاظت کے لئے کونسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ لاہور میں سکھوں کی کرپان کے ناجائز استعمال نے مسلمانوں کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنی حفاظت سے غافل نہ رہیں۔

تاریخ نے پھر اپنے آپکو دہرایا

سکھ تاریخ سے واقف لوگ اصلیت کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ پہاڑی راجاؤں نے کس طرح پہلے پے در پے سکھوں پر حملے کئے اور جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو پھر کس طرح ایک معاہدہ کی بنا پر سکھوں کو مسلمانوں کے برخلاف کھڑا کیا گیا۔ اور آخر ایسی ہی باتوں سے مجبور ہو کر شری گورو گوبند سنگھ صاحب نے امرت چھکاتے وقت سکھوں کو اپدیش دیا۔ اس میں کس طرح سکھوں کو کھول کھول کر ہدایات دی گئیں۔ کہ وہ فلاں فلاں قسم کے لوگوں سے نہ تو ذاتی دوستی ہی پیدا کریں۔ اور نہ ہی ان پر بھروسہ لائیں۔ وہ ہدایات اسقدر جامع ہیں۔ جو کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ مگر سکھ راج میں ان ہدایات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور سکھوں نے اس کا بڑا نتیجہ بھی دیکھ لیا۔ اب بھی سکھوں نے ان ہدایات کو نظر انداز کر دیا جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ سکھ ایک چالاک گروہ کے ہاتھوں ہتھیار بن گئے۔ اور جس کا نتیجہ نہ اس سے قبل کبھی سکھوں کے لئے بابرکت ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔

اسکے لیے سب سکھوں کو مطعون نہیں کرنا چاہیئے

۳ رمئی کی رات کو سکھوں کی طرف سے مسلمانوں پر جو خطرناک زیادتی ہوئی ہے بے شک اس کے لئے سکھ قوم بحیثیت مجموعی ذمہ دار نہیں ہو سکتی۔ مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ۳ رمئی کی زیادتی کرنے والے سکھوں کے ناروا فعل کے متعلق تاحال سکھ شرومنی کمیٹی یا چیف خالصہ دیوان نے کوئی افسوس کا اظہار نہیں کیا۔ تو ہمیں رہ رہ کر انکی اس طریق پر گلہ ضرور ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی ہم مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں۔ کہ لاہور کے چند نا عاقبت اندیش سکھوں کے مذموم فعل کو صرف انہیں کی حد تک محدود رکھا جائے۔ اور بعض سکھوں پر جو سنگھٹن کی مسموم ہوا اثر کر چکی ہے۔ کوشش کی جائے۔ کہ سکھ بہت جلد اس اثر سے آزاد ہو سکیں۔ کیونکہ خود سکھوں کی بہتری اسی میں ہے۔ گو اس وقت مسلمانوں کے جذبات مجروح ہیں۔ مگر انہیں اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہیئے۔ اور کوئی بے گناہ سکھ مسلمانوں کی طرف سے نہ ستایا جائے۔ سکھوں کو اسکا یہ مطلب نہیں لینا چاہیئے۔ کہ مسلمان سکھوں سے ڈرتے ہیں۔ جب گروڈوں سنگھٹنیوں کی جارحانہ چیرہ دستیوں سے مسلمان نہیں گھبرائے تو وہاں چند لاکھ سکھوں کے تمولیت سے مسلمان کیوں ڈرنے لگے۔ مگر مسلمان جو ہمیشہ امن کے حامی رہے ہیں۔ وہ ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ایسی قوم سے بگاڑ پیدا کریں جن کے مذہبی عقائد اکثر حالتوں میں بہت ملتے جلتے ہیں۔ ہاں اگر خواہ مخواہ سکھ بگاڑ ہی پیدا کرنا چاہیں تو وہ دوسری بات ہے۔ خود سکھوں کی بھی اسی میں بہتری ہے۔ کہ وہ کسی قوم کے ہاتھ میں ہتھیار نہ بنیں۔ اگر سکھوں نے ایک یا دوسرے جذبہ کے تابع ہو کر تدبر کو نظر انداز کر دیا۔ تو پھر خود سکھوں کے لئے بھی بہت سی الجھنیں پیدا ہو جائیں گی۔

سکھ مسلم اتحاد

سکھ مسلم اتحاد کے لئے جس قدر وسیع ذرائع موجود ہیں۔ وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ پیر جلال الدین اور حضرت باوا فریدالدین صاحب رح کے گدی نشین حضرت ابراہیم صاحب کے ساتھ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے جو کچھ تعلقات تھے۔ وہ اظہر من الشمس ہیں۔ پھر شری گورو گرنتھ صاحب میں حضرت شیخ فرید کے اقوال کا درج ہونا سکھ مسلم اتحاد کو بہت استوار بنا دیتا ہے۔ پھر شری گورو ارجن دیو جی نے حضرت میاں میر رحمت اللہ علیہ کے ہاتھوں اپنے مقدس ترین مندر شری دربار صاحب امرتسر کا بنیادی پتھر رکھوانا کوئی ایسی معمولی بات نہیں جسے سکھ اور مسلمان نظر انداز کر سکیں۔ جب شری گورو گوبند سنگھ صاحب پہاڑی راجاؤں سے لڑ رہے تھے۔ تو سید بدھو شاہ ساڈھوری نے پانچ ہزار فوج سے گورو صاحب کی مدد کی جس سے پہاڑی راجاؤں کو شکست فاش ہوئی جتنے کہ شاہ صاحب کا صاحبزادہ بھی اسی جنگ میں کام آیا۔ پھر گورو گوبند سنگھ صاحب جب قلعہ چمکور سے بھاگے۔ تو گلاب چند مسند جو گورو صاحب کی طرف سے بطور خلیفہ کے اس علاقہ میں کام کرتا تھا انہی گورو صاحب کو پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ ہاں ہاں اس اڑے وقت میں اگر کوئی کام آیا۔ تو نبی اور غنی خان پٹھان سکنہ ماچھی واڑہ جنہوں نے گورو صاحب کو پناہ دی۔ اور کئی میل تک ان کی پالکی کو کندھوں پر اٹھا کر لے گئے۔ پھر سکھ بھی توحید پرست اور مسلمان بھی توحید پرست سکھ بھی داڑھیاں بڑھائیں مسلمان بھی۔ سکھ بھی وید سمرتی پران جوگ۔ جوتی۔ مورتی پوجا تیرتھ یاترا وغیرہ کے مخالف اور مسلمان بھی۔ غرضیکہ سکھوں اور مسلمانوں کے لئے جسقدر باہمی اتحاد کے سامان موجود ہیں۔ وہ اور کہیں میسر آنے مشکل ہیں۔ اگر اب بھی سکھ ان واقعات حسنہ سے فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر یہ دوسری بات ہے۔ خدا کرے سکھ صاحبان ٹھنڈے دل سے اسپر غور کریں۔

مسلمان بچ گئے

ہندو مسلم فسادیر جس قدر بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں کوئی بھی خواہ انسان ان فسادات اور کشمکش کو ایک آن واحد کے لئے بھی پسند نہیں کریگا۔ مگر مسلمانوں کو اس کا بہت بڑا فائدہ ہوا۔ ہندوؤں کے اصلی رنگ روپ میں ظاہر ہونے سے مسلمان اس کو بخوبی سمجھ گئے۔ کہ وطنی دوستوں کے ہمارے متعلق کیا ارادے ہیں۔ اور یہ تو اس حالت میں ہے۔ جبکہ یہ وطنی دوست ماتحت اور دوسرے الفاظ میں بے دست و پا ہیں۔ اور

KHILAFAT LIBRARY

پھر بھی مسلمانوں کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتے۔ اور اگر خدا نخواستہ اس گول مول حالت میں سوراج مل جاتا۔ تو پھر وطنی دوست مسلمانوں سے جو کچھ سلوک کرتے۔ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ وہ بچ گئے ؎

ہر بلائیکیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

اپنی اقتصادی حالت مضبوط کرو

کسی نے کیا سچ کہا ہے ؎

آں کہ شیراں را کند روبہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

غریبی سو نحوستوں کی ایک نحوست ہے۔ ایک پنجابی کا قول ہے۔

"جیدی کوٹھی دانے اوہدے کملے بھی سیانے" یعنے امیر کے پاگل بھی عقل مند ہو جاتے ہیں۔ اگر مسلمان اپنی مالی حالت مضبوط کر لیں۔ تو پھر آج ہی انکے تمام دلدر دور ہو سکتے ہیں۔

(۱) مسلمانوں کو اپنے دل میں یہ پختہ عہد کرنا چاہیئے۔ کہ وہ سودی روپیہ نہیں لیں گے۔

(۲) یہ کہ وہ اپنی ہر ضرورت کو مختصر کریں گے۔ اور ضرورت کی ہر ایک چیز مسلمان دوکاندار سے ہی خریدیں گے۔ سمجھ دار لوگوں نے یہ اندازہ لگایا ہے۔ کہ مسلمانوں کا کم از کم تین کروڑ روپیہ سالانہ مٹھائی وغیرہ کی خرید میں ہندوؤں کے ہاں جاتا ہے۔ جس کے واپس آنے کی کوئی امید نہیں۔ اگر مسلمان اپنے دل میں یہ عہد کر لیں۔ کہ ہم اپنی ہر ایک ضرورت کی چیز مسلمان سے ہی خریدیں گے۔ تو مسلمانوں کی یہ غریبی کی نحوست تھوڑے ہی دنوں میں دور ہو سکتی ہے ہو سکتا ہے۔ کہ شروع شروع میں بوجہ تجارت سے عدم واقفیت ہونے کے مسلمان تاجر سے کوئی چیز کچھ گراں ہی ملے۔ مگر اپنی تجارت کو ترقی دینے کے لئے اور اپنی اقتصادی حالت کو مضبوط بنانے کے لئے مسلمانوں کو یہ قربانی بخوشی گوارا کرنی چاہیئے۔

آریہ دھرم عالمگیر نہیں

اگر کسی مسلمان کی طرف سے یہ سوال اٹھایا جاتا۔ تو آریہ لوگ گو ہو جاتے۔ مگر جادو سو جو سر چڑھ بولے۔ ذرا ایڈیٹر پرکاش یا آریہ پرتی ندھی سبھا کے سکرٹری کی شہادت بھی اس کے متعلق سن لیں۔ آپ ۸ رمئی کے پرکاش میں لکھتے ہیں کہ

"ہمارا دھرم ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ اس کے بھی چند صوبوں تک محدود ہے۔ ...... اسے (ہمارے دھرم کو) اسوقت تک وہ درجہ نہیں ملا جو ساروبھومک (عالمگیر) مذاہب کا ہے ہندوستان سے باہر اسکا کوئی نام تک نہیں جانتا۔ کسی کتاب یا اخبار میں کبھی اس کا نام آجائے تو دوسری بات ہے۔ ورنہ دنیا نہیں جانتی کہ آریہ سماج کیا ہے۔"

کیا یہ سطور ہماری کسی حاشیہ کی محتاج ہیں۔ آریہ دوستو آپ کی وہ ڈینگ کہ ہمارا مذہب عالمگیر ہے۔ آپ کے آرگن کا ایڈیٹر اور آپ کی سبھا کا سکرٹری اسکا کیا جواب دے رہا ہے۔ کیا آئندہ بھی آپ اپنے مذہب کے عالمگیر ہونے کی لاف زنی کی جسارت کیا کریں گے۔

ہاں اسلام عالمگیر ہے

یہ میں نہیں کہتا بلکہ آپ کے آرگن کے ایڈیٹر اور آپ کی پرتی ندھی سبھا کے سکرٹری ہی اپنے اخبار پرکاش ۸ رمئی کے صفحہ ۶ پر یہ لکھتے ہیں۔ کہ "اسلام دنیا بھر کے ممالک میں پھیلا ہوا ہے۔ ...... لیکن آریہ سماج کی اس قسم کی کوئی حیثیت نہیں۔ آریہ سماج کو اس وقت تک تو وہ درجہ بھی نصیب نہیں ہوا جو ایران کے بہائی مذہب کا ہے۔"

کیا آریہ دوستو اب بھی اسلام کے عالمگیر ہونے میں کوئی شبہ ہے۔ سچ کہا قدرت کس کی سچے بول رہی ہے۔ آریہ سماج کی یا اسلام کی۔

آریہ سماج اور احمدی

ایڈیٹر صاحب پرکاش اپنے ۸ رمئی کے اشو میں لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج تو احمدی جماعت کا بھی اس انش (حصہ) میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ احمدی جماعت کے دو فریق ہیں۔ دونوں نے یورپ کے ممالک میں اپنے اڈے جما رکھے ہیں۔ لنڈن میں دونوں کے مبلغ ہیں۔ اور دونوں کی مسجدیں ہیں برلن میں بھی ان کی ایک مسجد ہے۔ امریکہ تک ان کا ایک واعظ ہو آیا ہے۔ مصر گو ایک اسلامی ملک ہے لیکن وہاں بھی ان کا ایک پرچارک موجود ہے۔ اس جماعت کی طرف سے ہزاروں روپیہ ماہوار فارن مشن پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ احمدی جماعت آریہ سماج سے زیادہ دولت مند نہیں۔ لیکن چونکہ انہیں اسلام کی اشاعت کی دھن ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنا سب کچھ تبلیغ پر لگا رکھا ہے۔

نور۔ اچھا ہے۔ کہ اسوقت آریہ سماج کا دخل غیر ممالک میں نہیں ہوا۔ کیونکہ آریہ سماج کی برکت سے ہندوستان میں مختلف مذاہب میں جو کٹا چھنی ہو رہی ہے۔ وہی کچھ کم نہیں ہے۔ جو دوسرے ممالک بھی اس میں حصہ لے سکیں۔

ڈاکٹر مونجے اور ہندو مذہب

ڈاکٹر مونجے نے اپنے کلکتہ کی تقریر میں کہا کہ

"ہندو سوسائٹی میں چھوت چھات کے حامیوں۔ وحدت پرستوں ہمہ اوستوں سب کے لئے جگہ ہونی چاہیئے۔ (پرتاپ ۲۷ راپریل)

اب غور کرو۔ ہندو دھرم کی کیا تعریف رہی۔ ایک چھوت چھات کا حامی بھی ہندو اور اس کی تردید کرنیوالا بھی ہندو وحدت پرست بھی ہندو ہمہ اوستی بھی ہندو اور منکر خدا بھی ہندو در اصل ہندو مذہب کی تعریف کرنے سے سب ہندو لیڈر قاصر ہیں۔ اور پھر آپ اسی تقریر میں کہتے ہیں کہ "کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ گرد و پیش کے حالات کو ضروریات کے مطابق بنائیں" یعنے حسب ضرورت مذہب میں کمی و بیشی کرتے رہیں۔ بھلا اس طرح کسی مذہب کی حیثیت قائم رہ سکتی ہے۔ کہ جب چاہا اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا۔

اڈیٹر آریہ گزٹ سناتنی ہوگیا

اسوقت ملاپ اور آریہ گزٹ کا اڈیٹر ایک ہی ہے۔ جن کا نام نامی لالہ خوشحال چند خورسند ہے۔ جو خیر سے آریہ پرادیشک سبھا پنجاب کے سکرٹری بھی ہیں۔ آپ ملاپ کے بیوا جی نمبر میں سیوا جی کی ایک تصویر دیتے ہیں۔ جسمیں یہ دکھلایا گیا ہے کہ بھوانی دیوی جی سیوا جی کو تلوار دے رہی ہے۔ اور تصویر کے نیچے یہ لکھا ہے کہ بھوانی دیوی اپنے بہادر بھگت کو تلوار دے رہی ہے۔ (کہتے ہیں کہ اس تلوار میں یہ خوبی ہے کہ اس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔)

نور:۔ اس قسم کے قصے سناتنی تو بے شک مانا کرتے ہیں۔ مگر آریہ سماج کو اس قسم کے واقعات سے ہمیشہ چڑ رہی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس کی تردید کرتے رہے ہیں۔ آریہ سماج کے نزدیک کوئی بھی دیوی نہیں ہے۔ جس کی پوجا کی جائے اور وہ پرگٹ (ظاہر) ہوکر اپنے بھگت (عابد) کو اس قسم کا کوئی عطیہ دے۔ اب اس تبدیلی کے لئے آریہ سماج کی جے بولنی چاہیئے یا سناتن دھرم کی

KHILAFAT LIBRARY

اڈیٹر پرکاش بھی سناتنی ہوگیا

پرکاش کے اڈیٹر مہاشہ کرشن سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے ۸ مئی کے اشو میں لکھتے ہیں:۔

کاشی میں جو معجزہ گائیتری منتر کے جاپ نے دکھایا ہے۔ بے جان نہ تھا۔ بلکہ جاندار ہے۔ یہ معجزہ کیا تھا۔ اس نے اپنی زندگی کا ثبوت کیسے دیا۔ کاشی میں کاشی ودیا پیٹھ کے پاس بیس روز تک ایک یگیہ ہوتا رہا جس میں بیس ہزار گائتری کا جاپ کیا گیا۔ اس کا پھل یہ ہوا کہ یگیہ کے آخری روز سوکھے درختوں کے پتے ہرے بھرے ہوگئے۔ اور ان میں تو پھل بھی لگ گیا۔ پنڈت مالویہ جی۔ پنڈت ...لال سابق جج ہائی کورٹ اور دیگر اصحاب نے اس نظارہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور لوگ جوق در جوق درختوں کو دیکھنے کے لئے گئے ہیں"۔

اس سے قبل آریہ سماج اس قسم کے معجزات کو ہمیشہ گپوڑوں کے نام سے پکارتا رہا ہے۔ اور سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں معجزات کی تردید کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر وقت کا تقاضہ دیکھیئے کہ آخر آریہ سماج کو اپنے ہتھیار سناتنیوں کے سامنے ڈالنے ہی پڑے اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے میں ہی انہوں نے اپنی سلامتی دیکھی کسی پنجابی نے کیا خوب کہا ہے

"گوں بھنا دے جوں بھاویں گلے ہی ہوں"

کیونکہ آریہ سماج کو ان دنوں سناتنیوں کی دلجوئی منظور ہے۔ اس لئے اپنا الو سیدھا کرنے کے واسطے آریہ سماج کو اگر کچھ عرصہ کے لئے اپنے اصولوں کی قربانی بھی کرنی پڑے تو اسے دریغ نہیں۔ مگر سناتنی بھی خوب سمجھتے ہیں۔ کہ جب تک ستیارتھ پرکاش میں معجزات اور سناتنی عقاید کی تردید ہے۔ آریوں کی یہ ہوشیاری مرغ باد نما سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی

آریہ سماج اپنے اصولوں کو چھوڑ رہا ہے

سلسلہ احمدیہ کے واجب الاحترام بانی نے آج سے ایک مدت پہلے یہ پیشگوئی کی تھی کہ وقت آنے والا ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے اصولوں کو چھوڑ دے گا۔ سو دنیا نے دیکھ لیا کہ آریہ سماج کس تیزی سے اس پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے۔ مگر آریہ سماج اس کا معقول جواب دے سکتا ہے کہ جب شری سوامی دیانند صاحب بھی وقتاً فوقتاً اپنی آرا اور عقاید کے تبدیل کرنے میں ہمیشہ جرات سے کام لیتے رہے۔ تو اگر ہم نے زمانہ کا رنگ ڈھنگ دیکھکر ایک یا دوسرے عقیدہ میں تبدیلی پیدا کرلی تو کونسی بری بات ہوگئی۔ مگر اس نظریہ میں آریہ سماج مغالطہ میں ہے۔ سوامی صاحب میں یہ بات تھی۔ کہ اگر وہ کسی عقیدہ کو تبدیل کرتے تھے۔ تو فوراً اپنی تصانیف میں بھی اس کا اعلان کرادیا کرتے تھے۔ مگر کیا آریہ سماج میں یہ جرات ہے۔ کہ وہ سوامی دیانند صاحب کے معجزہ سے انکار کے عقیدہ کے برخلاف باوجود معجزات کی تائید کرنے کے بھی تردید کے لئے ایک حرف تو نکال سکے۔

روح القران

یہ اسم بامسمیٰ کتاب جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے پلیڈر گوجرانوالہ کی سالہا سال کی عرق ریزی اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا علمی مذاق مسلمہ ہے۔ قریباً ہر ایک ادبی رسالہ آپ کے قابل قدر مضامین سے مستفیض ہورہا ہے۔ ایسا قابل شخص جب کسی کتاب کو محنت سے مرتب کرے گا۔ تو بلاشبہ سونے پر سہاگہ ہی ہوگا۔ اس کتاب کے اول حصہ میں پارہ، سورت رکوع آیت کی پابندی سے قران مجید کے ان کل مضامین میں جو روحانی تمدنی۔ معاشرتی وغیرہ ضروری شعبوں پر مشتمل ہیں ان کی فہرست دی گئی ہے۔ بلاشبہ یہ حصہ واعظین مبلغین اور علماء کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ دوسرے حصہ میں قران پاک کی مکمل لغات ہے۔ آج تک کئی لغاتیں میری نظر سے گذریں۔ مگر اس کی شان الگ ہی ہے۔ تیسرے حصہ میں خواص و مطالب وشان ہائے نزول ہے۔ اس حصہ میں یہ کمال ہے۔ کہ ہر ایک آیت کے خواص و مطالب ترتیب وار ایسی خوبصورتی سے درج کردیئے گئے ہیں۔ کہ نظر ڈالتے ہی سورت کا خلاصہ مضامین فوراً ذہن میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس خلاصہ کے ذہن میں آجانے کے بعد قران پاک کی تلاوت کا لطف جو اپنا اثر دکھاتا ہے۔ اس کا اندازہ کوئی عاشق قران ہی لگا سکتا ہے۔ غرضیکہ یہ پاک مجموعہ شایع کرکے لائق مولف نے اگر ایکطرف مسلم دنیا پر ایک بڑا احسان کیا ہے۔ تو دوسری طرف اس کارخیر نے ان کے لئے صدقہ جاریہ کا کام کیا ہے۔ کوئی عاشق قران اور کسی مسلم کا ہاتھ اس احسن کتاب یعنی روح القران سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ ۳۰ x ۲۶ کی قریباً تین صد صفحہ کی کتاب ٹائیٹل خوشنما ورنگین کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی قابل تعریف قیمت صرف دو روپے ۲

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ھو الناصر

امام جماعت احمدیہ کا فسادات لاہور پر تبصرہ

KHILAFAT LIBRARY

برادران ! السلام علیکم

گذشتہ دنوں لاہور میں جو فساد ہوا ہے۔ اس کے واقعات سے تو آپ لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ واقف ہیں۔ اس لئے ان کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں میں اس امر پر افسوس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ بے گناہ مسلمانوں کو جو نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔ بعض ہندوؤں اور سکھوں نے ہندوؤں کے اشتعال دلانے پر بیدردی سے قتل کر دیا۔ اور پھر ان کے جنازہ کے وقت بلا کسی انگیخت کے سنگباری کر کے جلتی ہوئی آگ پر اور تیل ڈالا۔ ہاں میں اس موقعہ پر ان لوگوں کی موت پر بھی افسوس کرتا ہوں۔ جو سکھوں یا ہندوؤں میں سے اس جوش و فساد کے موقعہ پر مارے گئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان میں سے اکثر اسی طرح بے گناہ تھے جس طرح کے مسلمان۔ کیونکہ ان کا جرم ثابت نہیں کیا گیا۔ جس طرح سوامی شردہانند کے مارے جانے پر قاضی محبوب علی کا مارا جانا۔ جائز نہ تھا۔ اسی طرح مسلمان مقتولین کے بدلہ میں ان لوگوں کا مارا جانا۔ درست نہ تھا۔ اور گو البادی اظلم کے ماتحت ہندو اور سکھ صاحبان یقیناً ظالم ہیں۔ جنہوں نے ابتدا کی۔ اور بیدردانہ ابتدا کی اور پھر اپنے ظلم پر اصرار کیا۔ اور اس کو جاری رکھا۔ لیکن باوجود اس کے ہندوؤں اور سکھوں کے مقتولین پر بھی ہمیں اخلاقاً اور شرعاً اظہار افسوس کرنا چاہیئے۔ اور چاہیئے کہ ایسے مواقع پر آئندہ اس قسم کا بدلہ نہ لیا جائے۔ اسلام کا فخر اس کی منظلومیت میں ہے۔ اور ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ روحی و نفسی کے اسوہ حسنہ پر چل کر بتا دینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے جذبات ہمیشہ ان کے قابو میں رہتے ہیں

ہمیں اپنا بدلہ اس تعلیم سے اور اس تعصب سے لینا چاہیئے۔ جس کے نتیجہ میں یہ واقعات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں یہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے ہر گھر میں اسلامی تعلیم کو قایم کر دیں۔ تا نہ یہ اختلاف مذاہب رہے۔ اور نہ خونریزیاں ہوں۔ ان تمام فسادات کا علاج صرف تبلیغ اسلام ہے۔ اور اس کام کے لئے ہمیں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ عارضی جوش اسلام کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ اسلام ہم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ جو ہر روز کی جائے۔ دن کو بھی رات کو بھی۔ وہ ہم سے چاہتا ہے۔ کہ ہم اپنے آرام اور اپنی آسائش کو اس کے لئے قربان کر دیں۔ ہم اس کی اشاعت کے لئے سارے ذرایع کو استعمال کر دیں۔ اور سانس نہ لیں۔ آرام کی نیند نہ سوئیں۔ جب تک اس امر میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ پس پچھلے واقعات سے سبق حاصل کر کے آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اشاعت اسلام کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنے اموال اور اپنے اوقات اس راہ میں خرچ کریں۔

میں آپ لوگوں کو یہ بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ سکھ صاحبان کے گرو اسلام کے بہت پیارے مداح تھے۔ اور مسلمان اولیا سے ان کے بہت گہرے تعلقات تھے بلکہ ہماری تحقیق کی رو سے تو حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے۔ تبھی تو انہوں نے مکہ کا حج کیا۔ اور شیخ فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملکر کتاب لکھا یا۔ اور ان کے جانشینوں نے میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے امرتسر کے گوردوارہ کا پتھر رکھوایا۔ لیکن بہرحال اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ ان کے تعلقات مسلمانوں سے ہندوؤں کی نسبت زیادہ تھے۔ اور صرف بعد میں سیاسی اختلافات کی وجہ سے سکھ صاحبان ہندو صاحبان سے مل گئے۔ لیکن اب بھی وہ توحید کے مسئلہ میں وہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ اور یہی سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ سکھ صاحبان سے تعلقات کو بڑھائیں۔ اور اس شورش کی وجہ سے اس امر کو نظر انداز نہ کر دیں۔ کہ سکھ صاحبان صرف ہندوؤں کا ہتھیار بنائے گئے ہیں۔ ورنہ وہ دل سے مسلمانوں کے دشمن نہیں ہیں۔ بلکہ بوجہ اپنے بزرگوں کی نصائح اور توحید پر ایمان رکھنے کے مسلمانوں کا داہنا بازو ہیں۔ اور مسلمانوں کی ذرا سی توجہ کے ساتھ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے مسلمانوں کے ساتھ مل کر ملک سے فساد اور شورش کو مٹانے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ خصوصاً جبکہ ان کا سیاسی فائدہ بھی مسلمانوں سے ملنے میں ہے۔ کیونکہ مسلمانوں سے ملکر وہ ایک زبردست پارٹی بنا سکتے ہیں جو پنجاب کو اس کی پرانی شان و شوکت پر قایم کرنے میں نہایت مفید ہو سکتی ہے

اس کے بعد میں مسلمانوں کی اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہر جگہ ہر قصبہ اور ہر شہر کے مسلمانوں کو جلسے کر کے گورنمنٹ کو توجہ دلانا چاہیئے۔ کہ وہ یا تو سب کو ہتہیار رکھنے کی اجازت دے۔ یا پھر کسی کو بھی اجازت نہ دے۔ ورنہ ہر وقت کے خوف کے وجہ سے مسلمانوں کی اخلاقی حالت بہت ہی گر جائے گی۔ لیکن جب تک گورنمنٹ اس بارے میں کوئی کارروائی نہ کرے۔ جہاں قانون اجازت دیتا ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کو اپنے پر فرض کر لینا چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص اپنے گھر میں ایک سونٹا رکھے۔ اور جب بھی وہ گھر سے نکلے۔ سونٹا لے کر نکلے۔ خواہ وہ نماز کے لئے ہی کیوں نہ جاتا ہو۔ اگر اس امر کی طرف پہلے توجہ کی جاتی۔ تو اس قدر جان کا نقصان نہ ہوتا یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک مسلمان کو یہ بھی عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق کبھی حملہ میں ابتدا نہیں کرے گا۔ بلکہ صرف مجبوری کی حالت میں جب اپنی جان کو خطرہ میں دیکھے گا۔ سونٹے کا استعمال کریگا۔ اور وہ بھی اسی وقت تک کہ حملہ آور بے کار ہو جائے۔ اور انسانی جان کے لینے سے بکلی اجتناب کرے گا۔ ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ مسلمانوں مقتولین و مجروحین اور ان کی جو بے قصور

KHILAFAT LIBRARY

گرفتار کئے گئے ہیں خصوصاً اور ہندو اور سکھ مقتولین اور مجروحین کی عموماً مدد کریں۔ تا ان گھروں پر جن کے آدمی مارے گئے یا زخمی ہوئے ہیں۔ دوہری مصیبت نازل نہ ہو۔ ایک مصیبت جان کی۔ اور دوسری فاقہ کشی کی۔ ہمیں اس امداد میں اسلامی تعلیم کے مطابق اس قدر وسیع الحوصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہندو اور سکھ مقتولین و مجروحین کی امداد سے بھی غفلت نہ کی جائے۔ مسلمان ہمیشہ مصیبت زدہ دشمن کی امداد کرتے چلے آتے ہیں۔ حتی کہ ترک اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جنگی قیدیوں کو آپ بھوکے رہ کر کھانا کھلاتے رہے ہیں۔ پس ہماری ہمدردی کی بنیاد قرآن کریم کے پیش کردہ خدا کی طرح ربوبیت عالمین پر ہونی چاہیئے۔ میں اس غرض کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے دو سو روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے احباب اپنے اپنے حلقہ اثر میں دوسرے بھی خواہان بنی آدم سے بھی مناسب رقوم جمع کرکے اس غرض کے لئے بھجوائیں گے۔ تا کہ جلد سے جلد مصیبت زدگان کی مناسب امداد کی جائے۔

میں نے اپنے چیف سکرٹری خان ذوالفقار علی خان صاحب برادر مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر و مالک ہمدرد دہلی اور فارن سکرٹری مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ امریکہ کو جو دونوں اس وقت لاہور میں ہیں۔ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ جہانتک ہو سکے۔ اس مشکل کے وقت میں مسلمانوں کی امداد کریں۔ اور جماعت کے دوسرے دوستوں سے بھی مدد لوائیں مجھے نہایت افسوس ہے۔ کہ لاہور میں جہاں کے باشندوں کو میں نے ہمیشہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والا اور حوصلہ مند پایا ہے۔ اس قسم کا فساد ہوا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ فساد آخری فساد ہوگا۔ اور اس سے سبق حاصل کرکے وہ لوگ جو ہندوستان میں فساد کی آگ بھڑکانے میں خاص لذت حاصل کر رہے ہیں۔ اور جنہیں سے بعض بدقسمتی سے لاہور کے باشندے ہیں۔ آیندہ اپنے رویہ میں تبدیلی کرینگے اور غور کریں گے۔ کہ کس طرح اس فساد کے موقع پر وہ ہندو جو احمدیوں کے درمیان رہتے تھے۔ ہر ایک شر سے محفوظ رہے ہیں۔ اور نصیحت حاصل کریں گے۔ کہ تبلیغ کے جوش کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ کہ انسان انسانیت سے بھی خارج ہو جائے۔ ان ہندو صاحبان کا جوش تبلیغ احمدیوں سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح باوجود انتہائی درجہ کا جوش تبلیغ رکھنے کے ایک احمدی ایک ہندو پر ہاتھ نہیں اٹھاتا ایک ہندو کیوں ایک مسلمان پر ہاتھ اٹھائے۔

میں اس امر کا اظہار کرکے اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں کہ میں نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ کہ اس وقت مسلمان اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کس طرح کر سکتے ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر یہ رسالہ صیغہ ترقی اسلام قادیان سے مفت طلب کریں۔ شاید کہ خدا تعالیٰ ان کے ہاتھ سے کوئی خدمت لے لے اور ان کے لئے دین و دنیا کی بہتری کے سامان جمع ہو جائیں۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار میرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان

مراسلات

عیسائیوں سے صلح

یہ مضمون عزیز المکرم مولوی عبد الوہاب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول کی دانشمندانہ قلم سے ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات اللہ کرے زور قلم اور زیادہ (ایڈیٹر)

عیسائیوں کے اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر غلام مسیح صاحب نے اپنے اخبار مورخہ ۲۰ جنوری میں مسلمانوں کو عیسائیوں سے متحد ہو کر مقابلہ کی دعوت دی ہے۔ اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ یہ دعوت آج سے تیرہ سو برس پہلے عیسائی بھائیوں کو قرآن مجید دے چکا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ۔ کہ اے نبی تو عیسائیوں کو کہدے کہ آؤ اے عیسائیو ہم متحد ہو جاویں ایک ایسی بات پر جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے۔ کہ آؤ ہم عبادت کریں ایک خدا کی۔ اور ہم دنیا میں مل کر توحید کی تبلیغ کریں اور خدا کی وحدانیت جس طرح قرآن مجید میں ہے۔ اسی طرح تمہاری آسمانی کتابوں کا بھی اصل اصول یہی مسئلہ ہے۔ پس آؤ۔ اے عیسائیو ہم مل کر توحید کو عملی طور اختیار کریں۔ اور اس مسئلہ کی طرف تمام دنیا کو متحد ہو کر بلا دیں۔ بس ہم پادری غلام مسیح صاحب کی دعوت پر بہت خوشی سے لبیک کہتے ہیں کیونکہ یہ ہماری تیرہ سو برس کی صدائے بازگشت ہے مگر ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ اتحاد تبھی تک قایم رہ سکتا ہے جبکہ عیسائی سچے دل سے اس امر کا اقرار کرلیں کہ وہ آئندہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے حق میں مقام ادب میں اسی طرح کھڑے ہوں گے۔ جس طرح انہیں اپنے سید و مولا ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کے کسی خلف الرشید صاحب کمالات بیٹے کے حق میں ہونا چاہیئے۔ بس یہ ہو جاوے تو ہم اور وہ ملکر کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ کس طرح اتحاد ہو سکتا ہے۔ ہمارا اس قوم سے جو ہم سے تو صلح کی جویاں ہو۔ مگر ہمارے جان و مالک کے حق میں گستاخ ہو۔

ویدک دھرم اور اسلام

نمبر ۲

باقی ہم اب عبادت کی طرف غور کرتے ہیں تو اسے اس سے بھی زیادہ قابل غور دیکھتے ہیں۔ جب سندھیا (عبادت) پر غور کیا جاتا ہے۔ تو وہ ایسی پاتی ہے کہ جسپر غریب بالکل ہی عمل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ سنسکار ودھی میں دونوں وقت کے لیے اس قدر آہوتیاں تجویز کی ہیں۔ ان میں قریباً چھ چھ تولے تو گھی خرچ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہون کنڈ

میں خوشبودار اشیا، کستوری، کیسر، سفید چون (صندل سفید) الائچی، جائفل، جاوتری وغیرہ کا استعمال بتایا ہے۔ پھر مقوی اشیاء میں سے دودھ اناج چاول گندم وغیرہ ڈالنا لکھا ہے۔ میٹھی اشیاء میں سے شکر شہد کشمش کا استعمال تحریر کیا ہے۔ اور دافع امراض میں سوم لتا اگلو وغیرہ ادویات لکھی ہیں۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش ودھی ایڈیشن سوم صفحہ ۳۰ کہئے مہاشہ کیا یہی آسان عبادت ہے جسپر ہر ایک امیر و غریب برابر عمل کر سکتے ہیں۔ اب ایک غریب آدمی کو کس قدر مشکلات میں ڈالدیا ہے کہ اگر سند ہیا اپاسنا نہیں کرتا۔ تو پاپی گنہگار ہے اور قرب الٰہی حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر کرنی چاہے تو اس قدر اس میں طاقت نہیں۔ کیونکہ کم از کم روپیہ سوا روپیہ اس پر روزانہ خرچ کرنا معمولی بات ہے اگر اوسط کے لحاظ سے روپیہ بھی فرض کیا جائے تو جس شخص کی تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار ہوگی اور اس کے بیوی بچے بھی ہوئے۔ تو یہ تنخواہ سندھیا کا منہ میٹھا بھی نہیں کرا سکتی۔ اب بتایئے اس کے بیوی بچوں کا خرچ اور اپنا خرچ اور پانچ روپے بقایا سندھیا کا وہ غریب کہاں سے پورا کرے۔ اب نہ وہ غریب پورے طور پر مکتی حاصل کر سکا اور ادھر بیوی بچوں کی جان کے لالے پڑ گئے اگر سندھیا نہ کرے تو مکتی سے محروم۔ کیونکہ سندھیا اپاسن بلا تعطیل کرنی چاہیئے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵ اور وہ فقیر جس کو روٹی بھی مشکل سے میسر آتی ہے۔ وہ تو ایسی مکتی کا منہ خواب میں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ اور غریب زمیندار گاؤں کا رہنے والا جو بہ مشکل اپنے اہل و عیال کا گذارہ کر سکتا ہو وہ غریب کیا کرے سندھیا کے لئے سامان کہاں سے تلاش کرے۔ جو ہمارے کشمش کستوری کھیتوں میں تو پڑی ہوتی ہی نہیں کہ وہاں سے اٹھا کر سندھیا کرے۔ کھیتوں کیا بلکہ کستوری کا تو گاؤں سے ملنا بھی مشکل۔ الغرض سندھیا سے عہدہ برآ ہونا بہت مشکل۔ اور آریہ دوستوں کی مکتی بھی ایک ایسی سورن (گرگن) کی ہے جس کو پکڑ لینا آسان نہیں

اب اسلامی عبادت کو دیکھیئے تو نماز جو دن میں پانچ دفعہ آتی ہے۔ اسپر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ غریب سے لے کر امیر تک گداگر سے لیکر شہنشاہ تک کے لئے ایک ہی طریق ہے۔ اور ایک ہی قسم کی عبادت۔ لیکن ایک پائی بھی خرچ نہیں ہوتی اور لوگوں کی تسلی کے لئے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا یعنی خدا تعالےٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر جتنی اس کی طاقت ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سفر میں ہو تو صرف فرض ہی قصر کر کے یعنی چار کی دو رکعت پڑھ لو جیسے فرمایا وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ فَلَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوۃِ (نساء) یعنی اگر تم سفر میں ہو تو تم بے شک نمازوں میں قصر یعنی فرض چار رکعتوں کی بجائے دو اور وہ بھی بے شک۔ جمع عصر ظہر کے ساتھ عشا مغرب کے ساتھ۔ پھر یہاں تک کہ اگر سارا دن کسی مجبوری کی حالت میں کوئی نماز نہیں پڑھ سکا۔ تو شام فرصت کے وقت سب جمع کر لے۔ اگر بیمار ہے تو بیٹھکر اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ تو لیٹ کر اشاروں سے پڑھ لے۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں پانی نہیں یا بیمار ہونے کی وجہ سے وضو کر نہیں سکتا۔ تو پھر کیا کرنا چاہیئے۔ فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡہِکُمۡ وَاَیۡدِیۡکُمۡ (نساء) یعنی مجبوری کی حالت میں تم پاک مٹی کے ساتھ تیمم کر لو اور اپنے ہاتھوں اور چہرہ کا اس سے مسح کر لو سبحان اللہ کیسی ہی صاف اور آسان راہ جو کہ نجات حاصل کرنیکے لئے قرآن کریم نے پیش کی۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

یا الٰہی تیرا فرقان ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اسمیں مہیا نکلا

یہی حال اسلام کے دیگر احکام کا ہے روزہ ہو یا حج صاحب وسعت کو اجازت ہے۔ مہاشہ جی اگر یہ صحیح ہے تو پھر کیوں نہ ہم سب مل کر یہی راگ گائیں ؎

دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آب بقا یہی ہے

اقتباسات

آریہ سماج اور ٹائمز آف انڈیا

بمبئی کے مشہور و معروف اخبار ٹائمز آف انڈیا میں ایک نامہ نگار نے یہ چٹھی شایع کرائی ہے:-

"یہ واقعات جو ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی وجہ معلوم کرنا۔ ایک حکومت کی طاقت و دانشمندی سے باہر نہیں ہے معمولی سے معمولی آدمی جانتا ہے۔ کہ تمام فسادات آریہ سماج کے مفسدانہ طریقوں سے ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج نے ایک دھارمک سنگھٹن (مذہبی تحریک) کا بہانہ بنا کر اپنی شاخیں ملک کے دور دور ازحصوں میں پھیلا رکھی ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات کا اشتعال دلانے والے اس ذریعے کو بآسانی تمام معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اور اس دعوے کے ثبوت میں کہ فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ آریہ سماج ہے۔ گورنمنٹ جسقدر شہادت چاہے۔ مل سکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ اس تحریک کو دبانے کے لئے کافی مضبوط ہے۔ اگر ہے تو اس کو مزید وقت ضایع نہ کرنا چاہیئے کیونکہ جسقدر دیر ہوگی۔ اتنا ہی فسادات کی وجہ سے نقصان جان زیادہ ہوگا۔ اور اگر گورنمنٹ اس تحریک کو دبانے کے قابل نہیں۔ تو اب بہترین موقعہ ہے۔ کہ وہ ہتھیار ڈالدے۔ اور ملک کی حکومت ملک کے لوگوں کے حوالہ کر دے۔

اسپر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے:۔ کہ جو چٹھی آج ہم فرقہ وارانہ فسادات اور ان کے اسباب کے شایع کرتے ہیں۔

جس چٹھی کا لب لباب اوپر دیا گیا ہے، دو ایسی باتیں درج ہیں جو تمام ہندوستان کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ ہمارے نامہ نگار کو آریہ سماج کی سرگرمی میں فسادات کی اصل وجہ ہاتھ لگی ہے۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں نہایت دردناک طریقہ سے واقع ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارا نامہ نگار گورنمنٹ متعلقہ کی

KHILAFAT LIBRARY

کی نہتے ہجوموں پر فیر کرنیکے لئے مذمت کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کیا تو آریہ سماج کو کچل دیا جائے یا اگر گورنمنٹ اس قابل نہیں کہ امن و قانون قایم رکھنے کے ابتدائی فرائض کو سرانجام دے سکے تو اسے اپنی ناکامی کا اقبال کرنا چاہیئے۔ اور اس ملک سے چلے جانا چاہیئے۔ ان دلائل کی صداقت کی پرتال کے لئے ہمارے خیال میں یہ غلطی ہوگی۔ کہ ان دلائل کے اظہار کرنے والے ہر نقطہ کے لفظی معنوں پر ہی توجہ دیں۔ ہمارے خیال میں اس خیال سے کہ اس کی تحریر کارآمد ہو۔ معترض نے مبالغہ سے بھی کچھ نہ کچھ کام لیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہی ہے۔ تو بھی اس کی دلائل کا بڑا حصہ قایم رہتا ہے۔ جس پر گورنمنٹ کو بڑی سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیئے۔

سب سے اول اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ان تمام فرقہ وارانہ فسادات کے سبب یا اسباب کے معلوم کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ یہ کہدینا ایک معمولی بات ہے۔ کہ عام لوگوں کو اور دراصل مسلمانوں میں سے تو ہر شخص کو معلوم ہے۔ کہ فسادات کا سبب آریہ سماج میں ملتا ہے۔ لیکن اس کی شہادت نہیں پائی جاتی۔ اور نہ یقین ہی ثبوت کا کام دیتا ہے۔ جبکہ اس کی سرکاری رپورٹوں کی بعض باتوں سے تائید ہوتی ہے۔ مثلاً یوپی گورنمنٹ کی تازہ ترین انتظامی رپورٹ کو لیجئے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء میں آریہ سماجیوں کی سرگرمیوں کی بدولت نہ صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی بلکہ راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے ساتھ بھی فسادات ہوئے۔ مگر جب اس قسم کے خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ تو گورنمنٹ ہند کی طرف سے پوری تحقیقات کے لئے زبردست وجہ ہاتھ لگ جاتی ہے۔ اور اس لئے ہم اپنے نامہ نگار کی باتوں کو قبول کرنے کی جگہ گورنمنٹ پر زور ڈالتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے خلاف الزامات کی تحقیقات ضروری ہے۔ اور جو اثر ہندوستان پر تحریک تنظیم اور نیز شدھی و سنگھٹن کا پڑا ہے۔ اس سے بھی آگے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے۔

لیکن جہاں ہم اپنے نامہ نگار کی دلائل کو قبول نہیں کرسکتے۔ وہاں ایک ایسا نتیجہ ضرور نکلتا ہے جسے قیاسی حالات میں قبول کیا جاسکتا ہے۔ وہ اگر گورنمنٹ کو معلوم ہو جائے۔ کہ فسادات کی جڑ آریہ سماج ہے۔ تو اسے آریہ سماج کو کچل دینے میں پس و پیش کرنی چاہیئے۔

ایسے حالات میں فوراً یہ صدا بلند ہوگی کہ "مذہب خطرہ میں ہے"۔ لیکن یہ ایک ایسی آواز ہے جس کا اب سے ۱۰۰ سال پیشتر مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ جب کہ گورنمنٹ نے دختر کشی اور ستی کی رسم کا خاتمہ کرنے کا عزم کیا تھا۔ اس وقت بہت سے ایسے ممتاز ہندو اور چند انگریز تھے۔ جنہوں نے لارڈ ولیم بنٹنگ کی مخالفت کی تھی۔ لیکن آج ایک بھی ایسا شخص نہیں۔ جو مذہبی یا تاریخی وجوہات پر رسم ستی کے زندہ کرنے کی تائید کرے گا۔ جو بات کہ بنی نوع انسان کے خلاف ایک جرم کی صورت میں قایم رہی تھی۔ اسے راسخ الاعتقاد لوگوں کی مخالفت کے باوجود برٹش ہند میں قانون کے خلاف جرم قرار دیا گیا تھا۔ اور ہندوستانی ریاستوں نے اس کی تقلید کی۔

(از پرکاش ۹ مئی)

مسلمان والنٹروں کی شرافت

نواب نصر اللہ خان رئیس آمود

لاہور جاتے ہوئے جب امرتسر سے گذرے تو سٹیشن پر ہزاروں مسلمانوں کا مجمع تھا۔ ٹرین کے رکنے پر لوگ بے تحاشا ان کے درجہ کی طرف دوڑے میں پانچ عورتوں اور چار بچوں کے ہمراہ اسی ٹرین سے سفر کرنے کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھا قریب تھا۔ کہ ہم سب اس اژدحام میں کچل جائیں ناگہاں چند مسلمان والنٹروں نے ہماری حالت زار کو دیکھ لیا ان لوگوں نے ہمارے گرد حلقہ باندھ کر مجمع کو روکا۔ ہمارے بچانے کی کوششیں کیں ان والنٹروں کے سخت چوٹیں بھی آئیں۔ میں ان مسلمان والنٹروں کا مشکور رہوں۔ جن کی وجہ سے ہمارا جان و مال محفوظ رہا۔ باہمی رواداری کی یہ مثالیں قابل قدر ہیں۔ (بخشی عطر سنگھ اکاونٹنٹ ڈیرہ دون)

(از ریاست دہلی ۳۰ اپریل)

الٹا طرز عمل

آریہ سماج کے یوگیہ سنیاسی اور مہاتما جن اصولوں کا پرچار کرتے ہیں ہم اپنے طرز عمل سے اسے انہیں کچلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سماج کے پنڈت تو ماس اور شراب کا کھنڈن کرتے ہیں۔ لیکن ہم میں بیسیوں شرابی اور کبابی پائے جاتے ہیں۔ ہمارے لیڈر تو ذات پات کے بندھن کو توڑنے کی فکر کرتے ہیں۔ لیکن ہم ہندی کا کالا اکھشر بھینس برابر جانتے ہوئے بھی اپنے نام کے ساتھ شرما شبد کا پریوگ ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم نے ایک دفعہ اپنی سماج کے ایک سبھاسد کو جن کی بابت ہمیں یہ معلوم نہ تھا۔ کہ وہ جنم کے برہمن ہیں۔ لالہ جی کہدیا۔ اس پر جو صلواتیں ہم نے سنیں۔ وہ ہمیں ہی یاد ہیں۔ ان واقعات کی روشنی میں لوگ ہم سے متنفر نہ ہوں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

(آریہ ویر ۱۴ مئی)

لٹریچر کی بیقدری

ایک دفعہ ایک سناتنی پنڈت نے آریہ سماج اور رشی دیانند کے برخلاف زہر اگلا۔ جب آریہ سماج کے اپدیشک نے جوابی تقریر کے لئے پوران مانگے تو دونوں سماجوں سے "نہیں ہیں" جواب ملا کیا ہماری حالت ان سپاہیوں کی طرح نہیں جو رن بھومی میں لڑنا تو جانتے ہیں۔ لیکن ہتھیار نہ ہونے کے کارن اپنی بے بسی پر اظہار افسوس ہی کرتے رہتے ہیں۔"

(از آریہ ویر راولپنڈی ۱۴ مئی)

لو پوران تو الگ رہے ایک دفعہ پنڈت پورا نند آنجہانی کو قادیان میں ویدوں کی ضرورت پڑی تھی اور قادیان آریہ سماج ان کی اس خواہش کو پورا کرنے سے عاجز رہی تھی۔ بولو ویدوں کی جے

آجکل کی شدھی

شدھی کا مطلب خیالات کی تبدیلی ہے۔ نہ کہ سر کا مونڈنا۔ جو آدمی ہمارے پاس آتا ہے۔ پہلے اس کے خیالات تبدیل کرنے چاہئیں۔ قرآن اور

KHILAFAT LIBRARY

تعلیم اسلام اور ہندو تہذیب کا عرب اور ہندوستان کا مقابلہ اچھی طرح کرا کے نو وارد کے خیالات کو پلٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جب وقت اس کے خیالات تبدیل ہو جاویں پھر وہ شدھ ہیں۔ ان پڑھ جاہل لوگوں کو شدھی سے پہلے ہندی پڑھا دی جاوے تو بہتر ہے۔ ورنہ جب تک ان کے خیالات تبدیل نہ ہوں۔ ان کی شدھی فضول ہے۔ سال میں سو آدمیوں کو شدھ کرنے کی بجائے ایک آدمی کو شدھ کرو۔ لیکن اس کے خیالات ایسے تبدیل کرو کہ پھر کمزوری کا خیال تک اس کے دل میں نہ آوے۔ (آریہ ویر ۱۹ مئی)

نور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آجکل شدھی کس قسم کی ہوتی ہے۔

قابل توجہ گورنمنٹ

از گناہ حاجیاں ہے سنگ اسود رو سیاہ
عقل و دانش کے زمانہ میں جہالت دیکھ لو
مدتوں سے آب زمزم ہے عفونت کا بھرا
پینے سے دونوں جہاں کی ہو گی راحت دیکھ لو
اٹھتے ہو اور بیٹھتے ہو رگڑتے ہو ماتھا تم،
مدسوں کی ہے قواعد یا عبادت دیکھ لو
ملتی ہیں جنت میں حوریں اور غلمان خوبرو
مرتے ہیں شہوت کی خاطر یہ شرافت دیکھ لو
(آریہ ویر راولپنڈی ۱۹ مئی)

نور۔ اگر کسی مسلم اخبار کی طرف سے ایسی دلخراش نظم شایع ہوتی تو کم از کم تنبیہ تو ضرور ہو جاتی۔ حالانکہ احساس دونوں کے یکساں ہیں۔

آریہ سماج کی مکروہ پالیسی

آریہ سماج نے روز پیدائش سے ہی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ نہایت مکروہ ہے۔ شروع شروع میں آریہ سماج کی پالیسی صرف ایک ہی تھی۔ کہ وہ دوسروں کو پیٹ بھر کر گالیاں نکالا کرے۔ اور تو اور اس کے بانی اپدیشک ھدی کے نام نہاد دھرشی دیانند نے دل کھول کر سناتن دھرمیوں کو گالیاں سنائیں۔ بقولیکہ تنگ آمد بجنگ آمد جب سناتن دھرمیوں کے سر سے پانی گذر گیا۔ اور برداشت کی حد نہ رہی تو سناتن دھرم کی طرف سے بھی آریہ سماج کے اعتراضات کا جواب ملنے لگا۔ اتنے میں آریہ سماج کو ہندو سنگھٹن کا ہتھیار ہاتھ لگ گیا۔ آریہ سماج کے منہ پھٹ اپدیشک بدھ دیو۔ لوکناتھ۔ منسارام وغیرہ وغیرہ تو پیٹ بھر کر گالیاں نکالتے رہے مگر جونہی کہ سناتن دھرمیوں کی طرف سے کوئی جواب دیا گیا۔ ان مہاپرشوں نے ہندو سنگھٹن کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ (از جاگرت لائل پور ۱۹ مئی)

آریہ سماج اور بے نقط گالیاں

ہمارا ہمعصر ریفارمر المعروف بہ پرکاش لکھتا ہے کہ پنڈت اکھلا نند نے آریہ سماجیوں کو بے نقط گالیاں سنائیں۔ ہم حیران ہیں کہ کیا آریہ سماجیوں کو جو آریہ سماجی اور ان کے گورو دنیا بھر کو گالیاں نکالنے میں اول رہ چکے ہیں۔ انہیں گالیاں نکالنے کی بھی کوئی جرأت کر سکتا ہے۔

جب ستیارتھ پرکاش میں ویاس جی اور دوسرے سناتن دھرمی رشیوں کو پانی پی پی کر گالیاں نکالی گئی ہوں۔ اور آجتک آریہ سماج کے ورکر اپدیشک سناتن دھرمی رشیوں کو اور منیوں اوتاروں کو گالیاں دینے کا ٹھیکہ ہی لے رکھا ہو۔ اور ہمعصر پرکاش کے الفاظ میں اگر پنڈت اکھلا نند جی نے آریہ سماجیوں کو گالیاں ہی دی ہیں تو آریہ سماج کی گھبراہٹ فضول ہے۔ پنڈت اکھلا نند اور سناتن دھرمیوں کو آریہ سماج کی طرف سے اتنی گالیاں بطور قرض ملی ہوئی ہیں۔ کہ انہیں سناتن دھرمی کسی صورت میں بھی ادا نہیں کر سکتے (جاگرت ۱۹ مئی)

شدھی بازوں نے حد کر دی

اگر یہ اطلاع صحیح ہے جو اخبار "منادی" دہلی نے گوالیار کے متعلق شایع کی ہے تو ہر شخص کو ماننا پڑے گا۔ کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس وقت شیطان ساری قوت اور زور کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہو گا

اخبار مذکور میں ایک مسلمان کا خط شایع ہوا ہے جس میں لکھا ہوا ہے "یہاں ۲۰ فروری کو ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں چند خوبصورت عورتیں بے پردہ بناؤ سنگھار کئے ہوئے ایک بگھی کے اندر بیٹھی ہوئی نکلیں بگھی پر ناگری اور اردو حروف میں لکھا تھا۔

"شدھ ہو جاؤ اور پسند کر لو"

جب غافل اور جاہل مسلمانوں کے لئے ایسے ایسے ایمان ربا سامان پیدا کئے جا رہے ہوں۔ تو کیا پھر بھی مسلمانوں کو خموش بیٹھے رہنا اور ایسے فتنوں کا شکار ہو کر عوام کو مرتد ہونے دینا چاہیئے۔ (الفضل ۳ مئی)

زر پرستوں کی فیاضی

مسلمان الزام دیتے ہیں کہ ہندو زر پرست ہیں۔ لیکن ہندوؤں کے دولتمند طبقہ نے حال میں شدھی اور سنگٹھن کے لئے بیش بہا رقوم دے کر اس الزام کو دور کر دیا ہے۔

(۱) ریاست بھرت پور نے شدھی کے لئے ۹ لاکھ روپیہ دیا
(۲) مہاراجہ دربھنگہ نے بنارس یونیورسٹی کو ۵ لاکھ روپیہ دیا
(۳) راجہ شاہپور نے ہندی کے پرچار کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ دیا۔
(۴) بابو شو نرائن مہتہ شو مندر لنڈن کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ دیا۔
(۵) بابو شو نرائن نے بنارس یونیورسٹی کو ۲۵ ہزار دیا
(۶) آنریبل گنیش دت وزیر بہار نے یتیم خانہ کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا
(۷) مسٹر گھنشام داس برلا نے ہندی ترجمہ کے ترویج کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ دیا۔
(۸) لالہ جگل کشور نے ہندو کالج دہلی کو ۱۰ ہزار روپیہ دیا

اس فیاضی سے ہندوؤں نے زر پرستی کے داغ کو اپنی پیشانی سے دھو دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس الزام سے بری ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جن کی ہر ضروری تحریک تبلیغ ہو یا تنظیم مالی مشکلات کی وجہ سے نزع کی حالت میں ہے۔ (پیغام صلح ۴ مئی)

ناظرین! خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر ضرور دیں

KHILAFAT LIBRARY

ہندوستان پر مسلمانوں کا اثر

محمود وسطی زمانہ کا سب سے بڑا فاتح اور بہادر تھا اور ہندوستان پر اس کی چڑھائی دنیا کے لئے مفید ہی ہوئی ہے۔

ہندوستان کا دروازہ دراصل اسی نے کھولا راجپوت راجاؤں کے گھمنڈ کو اس نے توڑا۔ پھوٹ اور باہمی عداوت کا سبق اسی نے پڑھایا تھا۔ (؟) ہندو اور اسلامی تہذیب کا مقابلہ اسی کے وقت ہوا دنیا ہندی تہذیب سے بے خبر نہ تھی میگستھنیز یونانی زبان میں ہندوستان کے متعلق کتابیں لکھ چکا تھا

اشوک کے بھکشو غیر ممالک میں بدھ دھرم کی تبلیغ کے لئے پہنچ چکے تھے۔ فاہیان اور ہیون سانگ ہندوستان کی سیاحت کر چکے تھے۔ مگر تو بھی ہندی علوم اور شاستروں کی اشاعت دنیا میں کم ہوئی تھی۔ محمود کے ساتھ لاثانی فاضل البیرونی آیا۔ اس نے ہندوؤں کی تہذیب ان کے شاستروں اور علم الہیات کا ایسی عمدگی سے مطالعہ کیا تھا کہ آج تک کسی بھی غیر ملکی نے نہ کیا ہوگا۔ اس نے ہندوستان کی تواریخ شاستر اور دیگر علوم کے بارے میں ۲۰۳ کتابیں عربی زبان میں لکھیں البیرونی کی "کتاب الہند" ایک شہرہ آفاق کتاب ہے۔ ہمارے لئے حملہ جات اسلامی کے پہلوں میں یہ سب سے بہتر پہلو ہے۔

مصوری دستکاری اور فن تعمیر

مصوری اور دستکاری میں ہندوستان زمانہ قدیم سے ہی مشہور ہے یہاں کے ہندو راجہ مصوری اور دستکاری کے بہت شائق اور دلدادہ تھے۔ یہاں کے سمدر گپت نے اپنے سکے پر جو تصویر کھدوائی تھی۔ اسمیں وہ ایک ہاتھ میں بلت لئے نظر آتا ہے۔ ہندو راجاؤں کا روپیہ دستکاری کی ترقی اور اسی طرح مٹھ اور محلات کی تعمیر میں صرف ہوتا تھا۔

اسی طرح نو وارد مسلمان بادشاہوں نے بھی دستکاری کی طرف خوب دھیان دیا۔ انہوں نے ہندو کاریگروں اور مصوروں کو نوکر رکھا۔ اور ان سے نئے نئے محل مسجدیں مقبرے وغیرہ بنوائے۔ ہندوستان میں فن تعمیر کا نیا باب شروع ہوا۔ اور آج کل کے جو مشہور عالم محل مسجدیں۔ مقبرے اور قلعہ وغیرہ ہندوستان میں نظر آتے ہیں۔ وہ اسلامی تہذیب کا ہی پھل ہیں۔ . . . . . . ہماری نگاہ میں سب سے بڑا اثر اسلامی حکومت کا ہندوستان کی مصوری اور فن تعمیر پر پڑا۔ اور اس سے فائدہ ہی ہوا ہندوؤں کا فن مصوری قریباً مفقود ہو ہی چکا تھا۔ نئے نئے محل قلعے اور بڑی بڑی عمارتیں بننے اور مندر بننے بند ہو چکے تھے۔ **اگر مسلمان یہاں نہیں آتے تو یہ ہنر ہندی قطعی مفقود ہو جاتی**

لٹریچر

لٹریچر کی ترقی بھی مسلمانوں کے عہد میں بہت ہوئی۔ البیرونی نے جو احسان دنیا کے اور ہندوستان پر لٹریچر کے ذریعہ کیا۔ اس کا ذکر ہم مختصراً پہلے کر چکے ہیں۔

کئی مسلمان بادشاہ خود بھی صاحب تصنیف تھے اور ان میں سے اکثر کے درباروں میں کئی ایک ادیب اور شاعر رہتے تھے۔ اس زمانہ کے مشہور مسلمان ادیب حسن دہلوی۔ منہاج السراج ضیا برنی اور مولانا عمرانی تھے کئی مسلمان پنڈت سنسکرت کے بھی بڑے فاضل تھے سنسکرت میں قومی اور مذہبی لٹریچر کی اس وقت بڑی ترقی ہوئی۔ کئی اعلیٰ پایہ کے ناٹک بھی لکھے گئے۔ رامائن کا ہم سوتر پارتھ سارتھی مشر کی کرم میمانسا۔ جے دیو کا گیت گوبند جے سنگھ سوری کا ہمیر مد مردن اور حسین شاہ کے وزیر روپ گوسوامی کے الت مادھو کی تصنیف اس زمانہ میں ہوئی وگیانیشور متا کھرا اور جیموت واہن کے دائے بھاگ بھی اس زمانہ میں لکھی گئی تھیں۔ کلہن نے اپنی مشہور تواریخ بھی اسلامی عہد میں ہی تصنیف کی جین مذہب کے عالموں نے بھی کئی کتابیں لکھیں جن میں سے مشہور مصنف ہیم چندر ہے۔

ہندی زبان

ہندی زبان کی تنظیم اسلامی عہد میں ہوئی۔ اس وقت کے مسلمانوں میں سب سے مشہور ادیب فاضل امیر خسروؒ کی تصانیف میں ہندی کے کئی لفظ پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے عربی کی طرح ہندی کو بھی ایک اعلیٰ درجہ کی زبان تسلیم کیا ہے ان کی رائے تو یہاں تک تھی کہ ہندی ایران کے مشہور شہر والے (؟) اور روم کی زبان (یعنی اعلیٰ درجہ کی فارسی) سے بھی اچھی ہے۔ ان کی رائے میں ہندی عربی کی طرح باقاعدہ زبان تھی۔ انہوں نے یہ بجا لکھا ہے کہ ہندی استعارات و مجازات سے مزین ہے۔

اس وقت ہندی زبان کی ترقی کا ایک باعث اور بھی تھا۔ اور وہ یہ کہ اس زمانہ میں اعلیٰ پایہ کے عالم اور مذہبی پیشوا پیدا ہوئے۔ نام دیو نے مرہٹہ ہونے پر بھی کئی بھجن ہندی میں لکھے۔ رامانند نے اپنے بھگتی مارگ کا پرچار ہندی میں ہی کیا۔ رامانند کے سب سے مشہور شاگرد نے اپنے اپدیش "ساکھی" اور "رمنی" نام کی مشہور کتابوں کو ہندی میں ہی لکھا۔

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ہندی کی اشاعت میں سب سے زیادہ کام جس نے کیا وہ کبیر تھا۔ کبیر کا مذہبی پر نصیحت کلام ہندی کے ذریعہ ہی لوگوں تک پہنچا۔ گورو نانک نے اس زمانہ میں سکھ مذہب کی تبلیغ ہندی ملی پنجابی میں کی گرنتھ صاحب اسی زبان میں ہے۔

اسی طرح ودیاپتی ٹھاکر نے اپنی پیاری جات ہرن رکمنی پرنیہ کے ذریعہ ہندی کی اشاعت کی۔

مقامی زبانیں

بنگال میں بھی اس وقت لٹریچر کی بڑی ترقی ہوئی۔ کیرت واس کی بنگلہ رامائن چودھویں صدی میں سنسکرت سے بنگلہ میں ترجمہ ہوئی۔ نصرت شاہ کے ایک درباری ملی گھر وشو نے بھاگوت کے دسویں اور گیارھویں کانڈوں کا ترجمہ کیا۔ اور حسین شاہ کے ایک جنرل پرگل خاں کے کہنے پر کویندر پرمیشور نے مہابھارت کا بنگلہ میں ترجمہ استری پرو تک کیا۔ اسی طرح اسوقت

KHILAFAT LIBRARY

مرہٹی زبان کی بھی خوب ترقی ہوئی۔

اس مختصر سے مضمون میں ان تمام امور کے ذکر کی گنجائش نہیں جن کی ترقی بآغاز مسلمانوں کے آنے سے لیکر پندرہویں صدی کے آخر تک ہوئی۔ پس وہ زمانہ

بھارت کی پستی اور تنزل کا زمانہ نہ تھا بلکہ اٹھنے اور ترقی کرنے کا تھا۔

ہندو تہذیب بوسیدہ جو طاقت اور زندگی سے خالی ہو چکی تھی۔ اور اسے بیرونی رگڑ کی سخت ضرورت تھی۔ اور وہ ضروری دوائی ہندوستان کو کمزور سے مضبوط بنانے کے لئے مسلمانوں کے حملوں اور یہاں حکومت کرنے سے حاصل ہوگئی۔

اسلامی عہد ہندوستان کی تواریخ میں روشنی اور ترقی کا زمانہ تھا آجکل کے مغربی علما ہندوستان کے اس زمانہ کا مقابلہ موجودہ ترقی یافتہ مہذب ممالک سے کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اس وقت کے ہندوستان کا مقابلہ اس زمانہ کے یورپ سے کریں تو پروفیسر ایشوری پرشاد کے الفاظ میں ہمیں ناظرین کو یاد دلانا ہوگا۔ کہ "اس وقت یورپ میں رومن کیتھولک لوگوں نے بڑے بڑے ظلم اور سفاکیاں کیں۔ خیالات کی آزادی اور مذہبی حریت کا تو گلا ہی گھونٹ دیا گیا تھا۔ مگر مسلمان اس بات میں مغربی اقوام سے کہیں اچھے تھے جبوقت سپین کے بادشاہ فلپ دوم نے اعلان کیا تھا کہ آزاد خیال "ہیرے ٹک" لوگوں سے حکومت کرنے سے حکومت نہ کرنی ہی اچھی ہے۔ جس وقت ولایت میں مہارانی ایلزبتھ آئرلینڈ کے رومن کیتھولک عیسائیوں کو تنگ کر رہی تھی۔ ان پر ظلم و ستم ہو رہے تھے۔ اس وقت شیر شاہ اور اکبر جیسے مسلمان بادشاہ مذہبی بردباری اور رواداری سے کام لے رہے تھے۔ اور غیر مذاہب اور غیر مسلم اقوام میں باہمی میل ملاپ اور محبت کا جذبہ پیدا کر رہے تھے۔ اسلامی حکومت کے زمانہ میں آج کل کی طرح ہندوؤں کی بہادری اور مردانگی مفقود نہ تھی ہندو راجے اور سردار زمیندار اس وقت کے مسلمان حاکموں سے ہمیشہ لڑنے کو تیار رہتے تھے۔ اور لڑتے تھے۔ ملک کی دولت ملک ہی میں رہتی تھی مسلمان بادشاہ کس قدر بھی کیوں نہ عیاش اور فضول خرچ ہوں مگر پھر بھی کچھ خرچ کرتے تھے۔ وہ سب ملک میں ہی رہتا تھا۔

ہندوستان کی بے شمار دولت لٹ جانے پر بھی اس وقت زندگی ملک میں کافی تھی۔ اور ملک سکھی اور دھن دھانیہ سے معمور تھا۔

اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان حکمران اور بادشاہ غیر مہذب لٹیرے تھے بالکل جھوٹ ہے۔ اس زمانہ میں بلبن اور علاؤالدین خلجی جیسے حکمرانی کے اصولوں سے واقف اور سرو گن سمپن پیدا ہوئے۔ علم و دوست فاضل محمد تغلق اور ابراہیم شاہ شرقی اور امن پسند حکمران ناصرالدین تغلق اور النغ خاں جعفر خاں ملک کافور جیسے کئی ایک بہادر اور جرنیل اس زمانہ میں پیدا ہوئے۔

ہندوؤں کے آخری زمانہ کے سب سے بڑے مصلح رامانند چیتن کبیر اور نانک جنہوں نے کہ قوم اور مذہب کی کایا پلٹ دی اس زمانہ میں ہوئے تھے۔ جس قوم میں ایسے دیندار مذہبی ریفارمر کلجگ میں بھی پیدا ہوں وہ قوم تنزل کو پہنچی ہوئی قوم نہیں کہلا سکتی جس ملک میں حاکمانہ اختیار کھو بیٹھنے پر بھی ایسے روحانی مرد پیدا ہوں ملک مستقبل سے خالی نہیں ہو سکتا۔ **جس حکومت میں ایسے آزاد خیالات کا پرچار کرنیوالے پیدا ہوں اور نئے رواد ار مذاہب کا ظہور ہو اس حکومت کو رعایا کو دکھ دینے والی مذہب کی دشمن غیر مہذب اور جابر کہنا گویا تواریخ پر پردہ ڈالنا ہے۔"** (سرسوتی الہ آباد)

بحوالہ ریویو آف ریلیجنز

درخواست دعا

جناب محمد اکبر خاں صاحب ہیڈ کلرک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں کہ "اس عاجز کی اہلیہ نور النساء بیگم کو ۷ / ۶ کو بخار ہوا ۸ مئی کو علی الصبح لڑکا تولد ہوا اور ۷ مئی کی شام کو وہ فوت ہوگئیں۔ بچہ بھی زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکا۔ اور ۱۷ مئی کو وہ بھی چل بسا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک پارسا پاک سیرت۔ پاک صورت۔ سلیقہ شعار تعلیم یافتہ اور مخلص احمدی خاتون تھی۔ ۱۸ سال میری رفیق زندگی رہی۔ اور ہمیشہ میرے آرام کو اپنے آرام پر مقدم رکھا۔ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا ہروقت اس کو خیال رہتا تھا۔ اور اسی فکر میں رہتی تھی۔ کہ یہ کس طرح حاصل ہو۔ مرحومہ نے ۲۹ سال کی عمر میں جو ابھی جوانی کی عمر ہے وفات پائی۔ اور اپنے پیچھے دو لڑکیاں ۹ و ۶ سال کی اور ایک لڑکا ۲½ برس کا چھوڑ گئی ہے۔ جو اس کی یادگار ہیں۔ براہ مہربانی خود بھی دردِ دل سے دعا کریں اور اخبار میں بھی درج فرمادیں کہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اپنے قرب کا مقام اور اعلیٰ مراتب عطا فرماوے آمین اور اللہ تعالےٰ مرحومہ کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو اور مرحومہ کی خواہش کے مطابق ان کو صالح۔ خادم دین۔ عالم فاضل۔ بلند اقبال۔ خوشحال۔ ہنرمند اور صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر بناوے آمین ثم آمین۔

نوٹ۔ ناظرین دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل

مسلم ٹی

اس کمپنی کی چائے ہمارے پاس بغرض ریویو پہنچی ہے خوشبو لذت و سرور میں عمدہ سے عمدہ چائے پر بھی فوقیت رکھتی ہے آج کل چائے کا جس قدر رواج ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے گویا ایک طرح یہ متمدن دنیا کا لازمہ بن گئی ہے۔ جن گھروں میں چائے کا استعمال ہوتا ہے۔ انہیں مسلم ٹی کو کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ

منیجر مسلم ٹی کمپنی دروازہ گلوالی امرتسر

KHILAFAT LIBRARY

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے

روح القرآن

یہ کتاب تبلیغ کے کام میں خاص طور پر کارآمد ہے۔ ہر مبلغ ہر اسلامی انجمن اور ہر مسلمان کے پاس یہ کتاب رہنی چاہیئے۔ مذہبی کے میدان کارزار میں ہر مسلمان کو اس ہتھیار سے مسلح ہونا چاہیئے۔ ۲ سالہ سال کی محنت شاقہ سے قرآن پاک کے مضامین کی ترتیب وار ایسی فہرست طیار کی گئی ہے جو آپ کو کہیں نہ ملے گی۔ کوئی مضمون نہیں چھوٹا۔ سورہ وار الفاظ خلاصہ مضامین شان ہائے نزول اور آیتوں کے خواص خاص ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ غرضیکہ دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ ہر چیز خاص ترتیب سے لکھی گئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ

ماں بچے کی نگہداشت

جن کو اللہ تعالےٰ نے اولاد جیسی نعمت عطا کی ہے۔ وہ اس رسالہ کو منگا کر ضرور پڑھیں اس میں خانہ داری کی تکالیف دور کرنے کے علاج اور طریقے بتائے گئے ہیں دوسرا ایڈیشن قیمت چھ آنے

رفیق زمیندار

بلکہ ہر شخص کا بہترین رہبر ہے۔ گاؤں میں رہنے والوں کے لئے اس میں طرح طرح کی نصیحتیں ہیں طرح طرح کی بیماریوں سے بچنے کے لئے روپیہ پیسہ جوڑنے کے لئے مویشی پالنے اور ان کی بیماریوں کے دور کرنے اور بچوں کو پڑھنے پڑھانے وغیرہ کے لئے بھی عملی طریقے بتائے گئے ہیں۔ شہر والوں کے لئے بھی یہ کتاب مفید ہے بہت پسند کی جا رہی ہے۔ دوسرا ایڈیشن۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ کتابوں کی لکھائی بہت اچھی ہے۔ اور ان کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ملنے کا پتہ

مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایہ اطفال گوڑگانوہ پنجاب

نادر موقع

اگر آپ قادیان میں عمدہ سے عمدہ مکان کے خواہشمند ہیں جو کہ باموقع فراخ۔ ہوادار پختہ دو منزلہ ہو تو آپ بہت جلد اس پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

ایس ایم معرفت منیجر نور قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغی توپخانہ صرف چھ روپیہ میں

آج دوست و دشمن ہر دو مقر ہیں کہ نور کے پرانے فائل سکھوں اور آریوں میں تبلیغی مضامین کے لحاظ سے اپنی آپ نظیر ہیں۔ بسا اوقات ایک ایک مضمون کے لئے ہزاروں صفحوں پر دیدہ ریزی کرنی پڑتی ہے۔ فائل (۲ تا ۱۰، ۱۱، ۱۴ تا ۱۶، ۱۹) جن کی مجموعی قیمت بارہ روپیہ ہے مگر چند روز تک صرف چھ روپے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ منیجر نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

اللہ شافی

سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے مت ڈرو

کیونکہ موسم گرما میں بچھو اور سانپ کی کثرت ہوتی ہے۔ جسکے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں۔ اور بر وقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی تکلیف میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ لہذا پبلک کے آرام و نفع کی خاطر یہ قرص جو کہ سانپ اور بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئے ہیں۔ اور جن کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے۔ مشتہر کئے ہیں لہذا ایسی نفع بخش دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تاکہ وقت بے وقت اور رات بے رات کام آئے۔ قیمت ۱۲ قرص ایک روپیہ کی مع ترکیب استعمال خرچ پارسل ذمہ خریدار

نوٹ۔ فرمائش کے ہمراہ مہر کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے روانہ کر دیجئے۔ ورنہ تعمیل ہوگی

المشتہر منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ حکیم میر سعادت علی صاحب معالج امراض کہنہ متصل چوک اسپال شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن

جوہر سوڈا واٹر — اللہ شافی — جوہر لیمونیڈ

بحمد اللہ کے اضلاع والوں کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی

اکثر اصحاب کو شکایت رہتی تھی۔ کہ دیہات میں لیمونیڈ اور سوڈا واٹر نہیں ملتا اور خواہشمند اس کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ انہیں حضرات کے اصرار پر اس کو تیار کیا گیا ہے۔ بس خواہشمند اس سے فائدہ حاصل کریں۔ اور خصوصاً تاجر اس سے زیادہ نفع اٹھا سکتے ہیں۔ چونکہ وقت واحد میں لیمونیڈ یا سوڈا واٹر بغیر کسی مشین کے صرف ہاتھ سے تیار ہو جاتا ہے۔ اور تیار کیا ہوا شیشہ ایک ماہ تک بھی خراب نہیں ہوتا ہے اور نہ اس کی گولی نکلتی ہے۔ جبتک کہ اس کو کھولا نہ جائے۔ خاصیت میں بازاری لیمونیڈ اور سوڈا واٹر سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اسکے استعمال سے بہت آرام ملتا ہے اور حالت بخار میں اسکے استعمال سے بہت تسکین ہوتی ہے۔ چونکہ یہ بہت لذیذ اور شیریں ہے۔ اس لئے مریض بھی اس کو شوق سے پی لیتے ہیں۔ بدہضمی اور ہیضہ کیلئے بہت مفید ہے۔ اور دو موسم ملتے وقت اسکا استعمال صحت کو قایم رکھتا ہے۔ عہدیداران اور ذی استطاعت اصحاب کو ہمیشہ یہ پاس رکھنا چاہیئے قیمت دس بکس جسمیں ۱۰ لیمونیڈ کے شیشے تیار ہو جاتے ہیں صرف ایک روپیہ اور بارہ بکس کی جسمیں ۱۲ شیشے سوڈا واٹر کے تیار ہوتے ہیں۔ ایک روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار بیوپاریوں کے ساتھ رعایت کیجائے گی۔

مشتہر منیجر شفاخانہ سعادت منزل متصل شاہ علی بنڈہ واقع چوک اسپال حیدرآباد (دکن)

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج کو راہ راست پر لانیوالی کتابیں

آریہ مذہب کی حقیقت اس کتاب میں آریہ مذہب کی حقیقت کو اظہر من الشمس کیا گیا ہے۔ زمیندار اور مسلم آؤٹ لک کی یہ رائے ہے کہ آجتک جسقدر کتابیں آریہ مذہب پر لکھی گئی ہیں۔ ان سب پر یہ فوقیت لیگئی ہے۔ آریوں کی تبلیغ اور اشدھی کی رو کو روکنے کے لئے یہ ایک ہی کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ

ہندو دھرم کی حقیقت سناتنی ہندو جن کی تعداد کروڑوں ہے اور جنمیں تبلیغ بھی نسبتاً آسان ہے۔ آجتک اس وسیع قوم میں تبلیغ کیلئے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے ہندوؤں کی سب کتب کا عرق نکالکر رکھدیا گیا ہے قیمت عہ

ست او پدیش سکھ مذہب میں تبلیغ کیلئے بینظیر کتاب ہے جسنے اسکو پڑھا وہ عش عش کر اٹھا خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں کہ "مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی"۔ اب صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ

ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب پروفیسر رامدیو گورو کل کانگڑی کے اسلام کے برخلاف اس مشہور لیکچر کا مدلل اور مسکت جواب ہے جو ۱۹۲۵ء میں آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر دیا تھا۔ اور تو اور خود پروفیسر موصوف نے بھی ۶ فروری کے پرکاش میں اس جواب کی بہت تعریف کی۔ قیمت ۶ ر

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر مسلمانوں اور سکھوں میں نا اتفاقی پیدا کرنیکے لئے بعض عیار لوگوں نے سکھوں کے برخلاف مسلمانوں کے فرضی مظالم کے جسقدر قصے گھڑے ہیں۔ وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ یہ کتاب اس زہر کا بہترین تریاق ہے۔ اس سے بڑھ کر اسکی قبولیت اور کیا ہو سکتی ہے کہ سکھوں کے مشہور اخبار لائل گزٹ نے اس مضمون کو اپنے اخبار میں درج کیا۔ قیمت پانچ آنے

سکھ اور مسلمان یہ ایڈیٹر نور کا وہ معرکۃ الآرا لیکچر ہے۔ جو ۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء کو مرکزی سالانہ جلسہ قادیان میں دس بارہ ہزار کی حاضری میں دیا گیا اور اس قدر مقبول ہوا کہ لوگوں کے اشتیاق اور اصرار پر طبع کرایا گیا۔ قیمت صرف ۶ ر

تفسیر سورۂ اخلاص یہ تفسیر جناب شہزادہ عبد المجید خان صاحب مبلغ ایران کی قلم گوہر رقم کا نتیجہ ہے۔ صوفیانہ لطائف کی وہ بارش ہے کہ ایکدفعہ تو مردہ ارواح بھی وجد میں آکر رقص کرنے لگتی ہیں۔ ہدیہ صرف ۶ ر

قضیہ گائے گائے کا سوال ہندو اور مسلمانوں کے لئے جس قدر موجب الجھن ہو رہا ہے اس کی گرہ کشائی کرتے کرتے بڑے بڑے لیڈروں کے ناخن کند ہو گئے۔ اس ٹریکٹ میں ویدوں شاستروں وغیرہ کے حوالجات سے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ قدیم زمانہ میں گائے کا سوال کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا تھا۔ قیمت ۲ ر

ملنے کا پتہ

مینجر نور قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرہ آفاق ادویات

موتی سرمہ رجسٹرڈ دہلی یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر، ککرے، خارش چشم، جلن، پھولا، جالا، پانی بہنا، دھند، غبار، گوہانجنی، رتوندا، ناخونہ، ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ محصولڈاک علاوہ

ریلوے انسپکٹر کی شہادت جناب بابو فقیر اللہ صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر گولڑہ جنکشن لکھتے ہیں کہ میں نے کئی اشتہاری سرمے استعمال کئے۔ کچھ فائدہ نہوا۔ مگر آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ کیونکہ اس کے چند روزہ استعمال سے ہی عینک کی عادت جاتی رہی۔ اللہ آپکو اس کا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ میری یہ شہادت ضرور شایع کر دیں

اکسیر البدن جس طرح ہمارا مقبول عام موتی سرمہ رجسٹرڈ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہماری ساختہ اکسیر البدن رجسٹرڈ بھی پٹھوں کو مضبوطی صالح خون کے پیدا کرنے ہاضمہ کو قوی اور نامرد کو مرد اور مرد کو مرد بنانے جسم کو چست دلیں نئی امنگ واعضا میں نئی ترنگ و دماغ میں نئی نئی جولانی پیدا کرنیمیں تریاق ثابت ہو رہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

تازہ شہادت جناب بابو غلام محمد صاحب اختر پارسل کلرک پشاور صدر سے لکھتے ہیں کہ میں نے اکسیر البدن کو استعمال کیا۔ بیحد مفید پایا۔ اسکا اثر ان سب مقوی دواؤں سے جسقدر آجتک میں نے دیکھیں افضل ہے۔ لہذا ایکماہ کی خوراک بہت جلد میرے دوست قاضی صاحب کے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں

گاؤں میں بیٹھکر شہر کا لطف گرمیوں کے دنوں میں کس کا دل لیمونیڈ اور سوڈا واٹر جیسے مفرح شربت کو نہیں للچاتا۔ مگر افسوس کہ دیہاتی بیچارے ان شہری نعمتوں سے محروم رہتے ہیں۔ اب دیہات والوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا نے ان کی سن لی اب وہ گھر بیٹھے ہی جوہر لیمونیڈ اور سوڈا سے تازہ بتازہ لیمونیڈ اور سوڈا بنا کر گرمیوں میں اس بیبہا نعمت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ قیمت جوہر لیمونیڈ دس بوتل ایک روپیہ جوہر سوڈا واٹر ۱۲ بوتل ایک روپیہ

اکسیر معدہ گرمی کے دنوں میں تو تقریباً ہر ایک معدہ خراب ہو جاتا ہے جسکا نتیجہ درد شکم، اپھارہ، باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ کھٹی ڈکاریں قے جی کا متلانا۔ ہیضہ۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ وغیرہ ہو جاتا ہے۔ اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی ہے۔ بلکہ بھوک کو کھولتی ہاضمہ کو تیز کرتی رنگ کو نکھارتی ہے۔ جس سے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر آپ نے معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اکسیر معدہ کا استعمال شروع کر دیں قیمت ایک شیشی صرف دو روپے ۲

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ گندہ مسوڑھے اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا۔ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا۔ اور موتیوں کی طرح چمکاتا۔ بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ۔ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

جناب کم بی نوو ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کے تیار کردہ

چند کشتہ جات

KHILAFAT LIBRARY

کشتہ سونا ضعف دل و دماغ و جگر گردہ۔ معدہ و باہ اور کھانسی۔ دمہ لاغری و سستی وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ سی روپے (للعہ) چار رتی چار روپے (للعہ ر) درجہ دوئم (...) ۱ ماشہ (...)

کشتہ موتی اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔ جریان۔ سرعت احتلام کمی باہ کو از حد نافع ہے۔ نیز مقوی دل و دماغ ہے قیمت فی تولہ ۳۶ روپے

کشتہ پارہ قوت باہ۔ آتشک۔ جذام وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قیمت فیتولہ دس روپے (...)

کشتہ شنگرف قوت باہ میں بے نظیر اور تمام امراض کا حکمی علاج ہے۔ قوت کیواسطے شنگرف سے بڑھکر دوائی ہونا مشکل ہے۔ قیمت فیتولہ دس روپے ۳ ماشہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ) درجہ خاص فی تولہ سو روپے (۱۰۰ر)

کشتہ سنکھیا قریباً تمام امراض بادی و بلغمی و باہی میں اکسیر ہے عصلائے پیراس کو کہنا بجا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپے ۳ ماشہ ایک روپیہ چار آنہ درجہ خاص (...)

کشتہ چاندی ضعف باہ۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت ضعف دل و دماغ ضعف معدہ کو نافع ہے ذیابطیس کو مفید ہے قیمت فی تولہ (...) ۳ ماشہ دو روپے (...)

کشتہ قلعی یعنی رانگا جریان۔ احتلام سرعت۔ سوزاک۔ تپ ہائے کو مفید ہے مرد کو بنگ اور گھوڑے کو تنگ اسی پر صادق آتا ہے قیمت درجہ اول فی تولہ دس روپے۔ درجہ دوم دو روپے (...) فی تولہ

کشتہ مرجان دائمی سر درد۔ جریان۔ نسیان نزلہ و زکام و سل کو مفید ہے۔ گرم مزاج مریضان جریان کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر درجہ اول ایک روپیہ (...)

کشتہ ابرک سیاہ تمام قسم کے بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔ برنگ سرخ قیمت فی تولہ پانچ روپے (...) درجہ اول فی تولہ دس روپے (...)

کشتہ ابرک سفید بخاروں کے واسطے بے حد مفید ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ (...)

کشتہ فولاد شنگرفی تمام امراض سرعت۔ رقت جریان۔ کمی باہ وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ (...)

کشتہ گودنتی ہڑتال تمام بخاروں کے واسطے مفید ہے بچہ سے لے کر بوڑھے تک استعمال کیا جاتا ہے قیمت فیتولہ ۸ر

کشتہ سنگجراحت کھانسی سل۔ تپ۔ سوزاک اور امراض صفراوی میں مفید ہے قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸ر)

کشتہ سنگ یشب امراض دل اور خفقان اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ (...)

کشتہ پوست بیضہ مرغ قوت باہ کیواسطے بے نظیر ہے۔ جریان کو دور کرتا ہے۔ رطوبت زناں میں مفید ہے۔ اگر چند روز عورت کو کھلاویں۔ مانند ..... کرے قیمت فی تولہ تین روپے (...) ۳ ماشہ ۱۲ر

کشتہ منڈور یعنی خبث الحدید امراض جگر جس یعنی زردی رنگ کیواسطے اکسیر ہے یرقان۔ سوجن اور استسقار کو نافع ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ (...) چھ ماشہ ۱۲ر۔ تین ماشہ ۶ر

کشتہ جست بطور سرمہ پانی جانا دھند غبار۔ درد مفاصل سرعت ..... کھانسی وغیرہ کو مفید ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ (...)

کشتہ جست سکہ قلعی (تردھاتہ) خواہ کیسا ہی جریان ہو دور ہوئے امساک ہو اور قوت بڑھے۔ قدرتی امساک پیدا کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے (للعہ ر) ۶ ماشہ دو روپے۔

کشتہ قلعی و پارہ مرکب قوت باہ کو مفید ہے۔ جریان سرعت وغیرہ کو دور کرے بھوک بڑھاوے اور ضعف دل میں بھی نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ آٹھ روپے (...) تین ماشہ دو روپیہ (...)

کشتہ سرمہ سفید امراض گرمی میں مفید ہے قیمت فی تولہ آٹھ آنے ۸ر

کشتہ صدف مروارید سوزاک کو بے نظیر ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ (...)

کشتہ بارہ سنگھا تمام اقسام دردوں درد مفاصل۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ درد گھٹنہ نقرس وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ (...)

کشتہ سنگ یہود امراض گردہ و مثانہ کو مفید ہے۔ پتھری کو دور کرتا ہے درد گردہ کو نافع ہے نیز سوزاک کو بھی۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ (...)

کشتہ زہر مہرہ خطائی زہروں کو دور کرتا ہے امراض گرمی میں برتا جاتا ہے دل کو تقویت دیتا ہے اور بہت سی امراض میں مفید ہے قیمت فیتولہ ... روپیہ

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور خط و کتابت و تار کا پتہ "امرت دھارا" لاہور